اردو لفظ

کا

صوتیاتی اور تجز صوتیاتی مُطالعہ

مسعود حسین خاں

ترجمہ و ترتیب

مرزا خلیل احمد بیگ

اُردو لفظ کا صوتیاتی اور تجز صوتیاتی مطالعہ

اُردو لفظ
کا
صوتیاتی اور تجز صوتیاتی مطالعہ

مسعود حسین خاں

ایم۔اے، پی ایچ۔ڈی (علیگ) ڈی لٹ (پیرس)

سابق پروفیسر و صدر شعبۂ لسانیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

ترجمہ و ترتیب

مرزا خلیل احمد بیگ

ایم۔اے، پی ایچ۔ڈی (علیگ)

استاد شعبۂ لسانیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

شائع کردہ

شعبۂ لسانیات

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

اُردو لفظ کا صوتیاتی اور تجز صوتیاتی مطالعہ

Original Title
A PHONETIC AND PHONOLOGICAL
STUDY OF THE WORD IN URDU

- طبعِ اوّل (اُردو ترجمہ) ———— ۱۹۸۶ء
- طبعِ اوّل (انگریزی میں) ———— ۱۹۵۴ء
- طبعِ دوم (انگریزی میں) ———— ۱۹۷۸ء
- تعداد ———— ۵۰۰
- قیمت ———— تیس روپے (۳۰ روپے)

تقسیم کار

شعبۂ مطبوعات
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

مطبوعہ: زیرِ اہتمام، لیتھوکلر پرنٹرز، اچل تال، علی گڑھ

فہرست

مقدمہ

"اُردو لفظ کا صوتیاتی اور تجز صوتیاتی مطالعہ" استادِ گرامی پروفیسر مسعود حسین خاں کے تحقیقی مقالے A Phonetic and Phonological Study of the Word in Urdu کا ترجمہ ہے جو انھوں نے ۱۹۵۰ - ۵۱ء میں انگلستان اور فرانس میں اپنے قیام کے دوران تحریر کیا تھا۔ ۱۹۵۴ء میں یہ مقالہ کتابی صورت میں شعبۂ اُردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی جانب سے پہلی بار شائع ہوا۔ چوں کہ یہ مقالہ انگریزی میں تھا اس لیے اُردو دنیا تک اس کی خاطر خواہ رسائی نہ ہو سکی اور اُردو جاننے والوں کے ایک بڑے طبقے کو اِس کتاب کی لسانی اہمیت وافادیت اور علمی قدر وقیمت کا پتا نہ چل سکا۔ علمی حلقوں میں اِس کی افادیت کے پیشِ نظر دوسری بار اسے ڈاکٹر کرپا شنکر سنگھ نے ہندی اُردو لسانیات پر اپنی مرتّبہ کردہ کتاب Readings in Hindi-Urdu Linguistics میں شامل کر کے ۱۹۷۰ء میں دہلی سے شائع کیا۔ لیکن اس بار بھی اس کا دائرہ انگریزی داں طبقے تک محدود رہا اور اہلِ اُردو اس سے خاطر خواہ استفادہ نہ کر سکے۔

اُردو میں اِس کتاب کے ترجمے کی ضرورت عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی۔ مسعود صاحب کی بھی یہ خواہش تھی کہ یہ کتاب اُردو میں بھی شائع ہو جائے تو اچھا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اِس کتاب کے ترجمے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی۔ زیرِ نظر کتاب کے ترجمے کا مسودہ جب میں نے مسعود صاحب کی خدمت میں پیش کیا تو انھوں نے اسے نہایت توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرمایا۔ چند روز بعد جب انھوں نے مسودہ میرے پاس واپس بھجوایا تو اس کے ساتھ ان کی ایک تحریر بھی منسلک تھی جس میں لکھا تھا:

''آپ نے ترجمہ بڑی محنت سے اور عمدہ کیا ہے۔ دراصل اس پمفلٹ کا ترجمہ آپ ہی کر سکتے تھے۔''

مسعود صاحب کے ان دو مختصر جملوں نے نہ صرف میرا حوصلہ بڑھایا، بلکہ مجھ میں خود اعتمادی بھی پیدا کی، یہاں میں اِس امر کا اعتراف کرنا چاہوں گا کہ یہ ترجمہ شاید اتنا اچھا نہ ہو پاتا اگر مسعود صاحب چند جگہوں پر اپنا قلم نہ لگاتے۔ بعض لسانیاتی اصطلاحات کے سلسلے میں بھی انھوں نے بیش قیمت مشورے دیے اور بعض ٹکنیکل باریکیوں کی جانب بھی میری توجہ مبذول کرائی۔ بعض جگہ محض کسی لفظ کی تبدیلی سے انھوں نے اُسلوبِ بیان کو خوب سے خوب تر بنا دیا۔ اِن تمام امور کے لیے میں ان کا تہِ دل سے شکرگذار ہوں۔

پروفیسر مسعود حسین خاں کی یہ تصنیف اُردو الفاظ کا صوتیاتی (phonetic) اور تجزِ صوتیاتی (phonological) مطالعہ و تجزیہ عروضی (prosodic) نقطہ نظر سے پیش کرتی ہے۔ اُردو الفاظ کے اِس قسم کے مطالعے اور تجزیے کی یہ پہلی کوشش ہے۔ 'عروض' کو انگریزی کی صوتیاتی اصطلاح میں prosody کہتے ہیں۔ اِس عروض (prosody) کا شاعری کے علمِ عروض سے کوئی

تعلق نہیں ہے۔ یہ دراصل ایک 'صوتیاتی قوس' ہے جو صوت رکن یا جملے پر پھیلی ہوتی ہے۔ صوتیات میں عروض کا تصور سب سے پہلے دبستانِ پراگ (Prague School) میں پیدا ہوا۔ اس دبستان کے ایک نمائندہ عالم این۔ ایس۔ ٹروبتزکوائے (N. S. Trubetzkoy) کی تصنیف "تجزِ صوتیات کے اصول" (Grundzüge der Phonologie) (۱۹۳۹ء) اس ضمن میں اوّلیت کا درجہ رکھتی ہے۔ بعد میں اسکول آف اورینٹل اینڈ افریکن اسٹڈیز (لندن یونیورسٹی) کے پروفیسر جے۔ آر۔ فرتھ (J. R. Firth) نے اسے ایک باقاعدہ نظریے کی شکل دی۔ پروفیسر مسعود حسین خاں، جیسا کہ انھوں نے خود بھی لکھا ہے، اپنے قیامِ لندن و پیرس میں فرتھ کی تحریروں سے کافی متاثر تھے اور انھوں نے اس مقالے کی تیاری میں فرتھ کے عروضی تجزِ صوتیات (prosodic phonology) کے نظریے سے خاطر خواہ استفادہ بھی کیا۔

جے۔ آر۔ فرتھ کا شمار برطانوی ماہرینِ لسانیات کی صفِ اوّل میں ہوتا ہے۔ لندن یونیورسٹی کے اسکول آف اورینٹل اینڈ افریکن اسٹڈیز میں ۱۹۴۴ء میں جب عمومی لسانیات کا شعبہ قائم ہوا تو فرتھ اس کے پہلے صدر مقرّر ہوئے۔ فرتھ کو مشرقی زبانوں سے گہرا لگاؤ تھا۔ وہ ہندوستان میں بھی قیام کر چکے تھے اور اُردو، ہندی اور پنجابی سے گہرا شغف رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے عروضی تجزِ صوتیات کا جو نظریہ پیش کیا اس کی تشریح و توضیح میں اُردو اور ہندی سے بھی مثالیں دیں، اور اپنے کئی ہندوستانی طالب علموں کو اس انداز کے تجزیے پر لگایا۔

فرتھ نے برطانوی ماہرینِ لسانیات کی ایک پوری نسل کو متاثر کیا۔ ان کے نظریات کو قبول کرنے اور انھیں پروان چڑھانے والوں کی ایک کثیر جماعت

پیدا ہوگئی جس نے ایک دبستان کی بنیاد ڈالی جسے فرتھینؔ اسکول (Firthian School) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ فرتھ کو لسانیات کے ارتقا اور اس کی تاریخ کا پورا شعور تھا۔ ان کی علمی بصیرت اور مطالعے کی وسعت انھیں لسانیات کے میدان میں نئی نئی راہیں متعین کرنے پر مجبور کرتی تھی۔ فرتھ نے معنی سے متعلق اپنا ایک نیا نظریہ پیش کیا جو فرتھ کا نظریۂ معنی (Firth's theory of meaning) کہلایا۔ معنی کو پہلے زبانوں کے مطالعے میں قابلِ اعتنا تصور نہیں کیا جاتا تھا۔ امریکی ماہرِ لسانیات لینارڈ بلوم فیلڈ (Leonard Bloomfield) کا خیال تھا کہ معنی کا مطالعہ لسانیات کا جائز حصہ نہیں، نیز زبان کا مطالعہ معنی کے مطالعے کے بغیر بھی کیا جا سکتا ہے۔ بلوم فیلڈ کے اس نظریے کو اس کی کتاب ''زبان'' (Language) (نیویارک، ۱۹۳۳ء) کی اشاعت کے بعد امریکا میں کافی شہرت حاصل ہوئی۔ لیکن اس کے برعکس فرتھ کا خیال تھا کہ لسانیات کا تعلق معنی سے ہے اور معنی کا مطالعہ لسانیات کے اہم مقاصد میں شامل ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بلوم فیلڈ کے بعد امریکی ماہرینِ لسانیات نے رفتہ رفتہ زبان کے مطالعے میں معنی کی اہمیت کو تسلیم کر لیا۔

جے۔ آر۔ فرتھ کے نظریۂ معنی کی طرح ان کے عروضی تجزِ صوتیات کے نظریے کو بھی کافی شہرت حاصل ہوئی۔ بلکہ اگر سچ پوچھا جائے تو فرتھ کے تمام تر لسانیاتی کارناموں میں یہی کارنامہ سب سے زیادہ نمایاں اور امتیازی اہمیت کا حامل ہے۔ عروضی تجزِ صوتیات دو قسم کے بنیادی عناصر پر مشتمل ہے: صوتیاتی اکائیاں (phonematic units) اور عروضیات (prosodies)۔ صوتیاتی اکائیوں میں مصمتے (consonants) اور مصوتے (vowels) شامل ہیں جنھیں قطعات (segments) بھی کہتے ہیں۔ یہ صوتیاتی اکائیاں یا قطعات سلسلہ وار ترتیب دیے جاتے ہیں۔

عروضیات میں صوتیاتی اکائیاں شامل نہیں ہوتیں اور نہ انھیں سلسلہ وار ترتیب دیا جا سکتا ہے، بلکہ ان کا تعلق صوتیاتی خصوصیات سے ہوتا ہے۔ عروضی خصوصیات (prosodic features) دراصل وہ صوتیاتی خصوصیات ہیں جو صوتیاتی اکائیوں (مصمتوں اور مصوتوں) یا قطعات پر بہ صورتِ 'قوس' پھیلی ہوتی ہیں۔ صوتیاتی اکائیوں سے صوت رکن (syllable) اور لفظ ترتیب پاتے ہیں جنھیں تجز صوتیاتی ساخت (phonological structure) بھی کہتے ہیں۔ کوئی بھی تجز صوتیاتی ساخت ایک یا ایک سے زائد عروضیات یا عروضی خصوصیات پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی بھی نوع کی صوتیاتی خصوصیت جس کا تعلق باعتبارِ افقی ترتیب (syntagmatically) ایک سے زیادہ صوتیاتی اکائی سے ہے، عروضی خصوصیت کی حامل ہو سکتی ہے۔ عروضی خصوصیات میں ان صوتیاتی خصوصیات کو بھی شامل کیا جاتا ہے جو مصمتی یا مصوتی صوتیوں (phonemes) کا جزو سمجھی جاتی ہیں۔ معکوسیت یا مسموعیت اور غیر مسموعیت جو مصمتی صوتیے کی خصوصیت ہے، عروضی خصوصیت بھی قرار پا سکتی ہے۔ عروضی خصوصیت صوتیاتی مواد ہی سے تجرید کی جاتی ہے جو بہ اعتبارِ طول ایک سے زائد صوتیاتی اکائیوں پر پھیلی ہوتی ہے۔ عروض کا حلقۂ اثر صوت رکن کا کوئی جزو، صوت رکن یا لفظ بھی ہو سکتا ہے اور فقرہ یا جملہ بھی۔ مثلاً سُر لہر (intonation) کا تعلق فقرے یا جملے کی عروضیات سے ہے۔ اسی طرح تان (tone)، طول (length) اور زور (stress) کا تعلق صوت رکن کی عروضیات سے ہے۔

فرتھ کی عروضی خصوصیات کو امریکی اصطلاح میں فوق قطعاتی خصوصیات (suprasegmental features) کہا جا سکتا ہے۔ یہ خصوصیات صوتیوں کا درجہ رکھتی ہیں، جنھیں اجزا میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔

اِن صوتیوں کے حدودِ اثر میں ایک سے زائد مصمتی اور مصوتی اجزار شامل ہوتے ہیں۔ عام طور پر زور، طوَل اور تان کو ہی فوق قطعاتی صوتیوں (supra-segmental phonemes) میں شامل کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات سُر لہر کو بھی جو کئی صوت ارکان پر پھیلا ہوتا ہے، فوق قطعاتی صوتیے کا درجہ دیا جاتا ہے۔ فوق قطعاتی صوتیے کی ایک اور قسم اتّصال (juncture) بھی ہے جس میں قطعاتی صوتیوں کا تسلسل تو وہی رہتا ہے لیکن الفاظ میں ان کی مختلف ترتیب اور اتّصال سے معنی میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ عروضی خصوصیات اور فوق قطعاتی خصوصیات میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔ لیکن چند امور میں اختلاف بھی ملتا ہے۔ مثلاً ہر فوق قطعاتی خصوصیت عروضی خصوصیت تو کہلا سکتی ہے، لیکن ہر عروضی خصوصیت کو فوق قطعاتی صوتیے کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ بہت سی عروضی خصوصیات فوق قطعاتی صوتیوں کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں۔ اس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ فوق قطعاتی صوتیوں کے مقابلے میں فرتھ کی عروضیات کا دائرہ کافی وسیع ہے۔

زیرِ نظر تصنیف میں پروفیسر مسعود حسین خاں نے "لفظ" کی تعریف اور حد بندی کے بعد لفظ اور صوت رکن کی صوتیاتی اور تجزِ صوتیاتی یساجیت کا مطالعہ پیش کیا ہے۔ اس کے بعد اُردو لفظوں میں انفیت (nasalization) اور معکوسیت (retroflexion) کے مسائل سے بحث کی ہے۔ کمیّت کی عروضیات (prosodies of quantity) اور مربوطیے کی عروضیات (prosodies of junction) سے متعلق مسعود صاحب کا مطالعہ بہت گہرا اور وسیع ہے۔ صوتی امتیاز (prominence) پر بھی انھوں نے اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔ مربوطیے کی عروضیات کے ضمن میں مصوتی تسلسل

(vowel sequence)، بین مصوتی تداخل (anaptyxis)، تشدید (gemination)، ہائیت (aspiration) اور مسموعیت اور غیر مسموعیت (voicing and unvoicing) کی عروضیات سے کافی تفصیل اور باریک بینی کے ساتھ بحث کی ہے۔

جہاں تک مصوتوں کی انفیت کا تعلق ہے، مسعود صاحب کے تجزیے کے مطابق اُردو میں یہ ممیّز (distinctive) ہے۔ اس کی قواعدی اہمیت بھی ہے، کیوں کہ اس کی وجہ سے فعل کی شکلیں بہ لحاظِ تعداد متاثر ہوتی ہیں۔ بعض اوقات مصوتے کی انفیت قریب کی انفی آواز کی وجہ سے ظہور میں آتی ہے جو غیر ممیّز ہوتی ہے اور جسے کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔

مصوتوں کی انفیت سے قطع نظر مسعود صاحب نے اُردو میں دو انفی مصمتے (consonantal nasals) /ن/ اور /م/ متعیّن کیے ہیں جو تمام حالتوں (ابتدائی، درمیانی اور آخری) میں پائے جاتے ہیں، لیکن /ن/ جب غشائی (velar)، حنکی (palatal)، معکوسی (retroflex)، دندانی (dental) اور دولبی (bilabial) آوازوں سے قبل واقع ہوتا ہے تو ہم مخرج (homorganic) ہو جاتا ہے۔ اس کی صوتیاتی وجہ صاف ظاہر ہے۔ لیکن /ف/ کے ساتھ یہ ہم مخرج نہیں ہوتا۔ اسی طرح چند الفاظ میں یہ غشائی اور دولبی آوازوں کے ساتھ بھی ہم مخرج نہیں ہوتا۔

صوتی امتیاز سے متعلق مسعود صاحب نے جو نظریہ پیش کیا ہے اس کی رُو سے اُردو میں یہ ممیّز نہیں ہے، تاہم ان کا خیال ہے کہ ایک سے زیادہ صوت ارکان پر مشتمل الفاظ میں کوئی صوت رکن ایسا ضرور ہوتا ہے جو اس لفظ کے باقی تمام صوت رکن سے زیادہ صوتی امتیاز رکھتا ہے۔ اُردو لفظوں

میں پائی جانے والی اس عروضی خصوصیت کا مطالعہ اُردو کے دو صوت رکنی، تین صوت رکنی اور کثیر صوت رکنی الفاظ کے حوالے سے کیا گیا ہے اور ہر ایک کے تحت صوتی امتیاز کے کئی اصول پیش کیے گئے ہیں۔ ان اصولوں کو وضع کرنے میں مسعود صاحب نے کافی صوتیاتی بصیرت سے کام لیا ہے۔

اُردو میں ہائیت سے متعلق بھی مسعود صاحب کے نظریات ٹھوس صوتیاتی اور تجز صوتیاتی بنیادوں پر مبنی ہیں۔ ان کے نزدیک بندشی ہائیہ آوازیں (plosive aspirates)"واحد ممیز آوازیں" ہیں۔ ان آوازوں کا کسی اور طرح سے تجزیہ ان کے لیے قابلِ قبول نہیں۔ تھ، مھ، لھ، رھ وغیرہ میں ہائیت کا جو عنصر شامل ہے وہ ان کے نزدیک ممیز نہیں ہے۔ اس لیے ان آوازوں کو دوسری بندشی ہائیہ آوازوں کی طرح صوتیوں کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔ ان کی ہائیت کو مسعود صاحب نے چند ٹھوس دلائل کی بنیاد پر عروضی خصوصیت قرار دیا ہے۔

الفاظ کے صوتیاتی مطالعے کا ایک اہم پہلو مصمتوں کے دُہرے پن یا ان کی تشدید کا مطالعہ بھی ہے۔ بہ استثنائے چند اُردو کے تمام مصمتے بین مصوتی حالت میں مشدد واقع ہوتے ہیں۔ مشدد مصمتوں سے قبل واقع ہونے والے مصوتے بالعموم مختصر ہوتے ہیں۔ مسعود صاحب کا خیال ہے کہ تشدید برج بھاشا، اودھی اور فارسی کے زیرِ اثر اُردو میں آئی ہے، لیکن "یہ نہ تو اتنی شدید ہے اور نہ اتنی وسیع جتنی کہ پنجابی اور راجستھانی بولیوں میں پائی جاتی ہے"۔

انفیت، ہائیت اور تشدید کی طرح معکوسیت بھی اُردو زبان کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ اُردو کی چھے معکوسی آوازوں (تین غیر ہائیہ اور

تین ہائیہ) کی الفاظ میں تقسیم اور ان کے زیرِ اثر پیدا ہونے والے عروض کا مسعود صاحب نے نہایت گہرا مطالعہ پیش کیا ہے۔

مسموعیت اور غیر مسموعیت سے متعلق بھی مسعود صاحب نے اُردو الفاظ کا جو تجزیہ پیش کیا ہے وہ ان کے گہرے صوتیاتی مشاہدے پر مبنی ہے۔ صوتیاتی تسلسل میں واقع ہوتے پر غیر مسموع آواز مسموع آواز سے اور مسموع آواز غیر مسموع آواز سے کس طرح متاثر ہوتی ہے اور لہجے اور تکلم پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے، یہ تمام باتیں مسعود صاحب نے نہایت علمی اور سائنسی انداز میں بیان کی ہیں۔

اسی طرح چند اور عروضی خصوصیات کا مسعود صاحب نے نہایت ژرف بینی اور صوتیاتی بصیرت کے ساتھ مطالعہ و تجزیہ پیش کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ "عروض" کا تصور اگرچہ مسعود صاحب نے فرتھ سے لیا، لیکن اُردو کے تعلق سے اس نظریے میں انھوں نے جو جامعیت اور وسعت پیدا کی وہ ان کا اپنا کارنامہ ہے۔ یہ امرِ واقعہ ہے کہ اُردو لفظوں کا اس نقطۂ نظر سے مطالعہ اور اس اعلا معیار کا تجزیہ آج تک کسی عالم نے پیش نہیں کیا۔ اُردو زبان میں اس قسم کے علمی مطالعات کا جو فقدان پایا جاتا ہے وہ اس ترجمے سے کافی حد تک دور ہوگا، اور ایک علمی خزانہ جو کافی عرصے سے انگریزی زبان میں دفن تھا، اس سے اُردو داں طبقے کو بھی فیض یاب ہونے کا موقع ملے گا۔

زیرِ نظر ترجمے میں اس بات کا پورا اہتمام کیا گیا ہے کہ تجزیے کے دوران مصنّف نے جو الفاظ صوتیاتی رسمِ خط میں پیش کیے ہیں، انھیں اُردو رسمِ خط میں ڈھالنے کے ساتھ ساتھ صوتیاتی رسمِ خط میں بھی پیش کیا جائے۔ کیوں کہ صوتیاتی اور تجز صوتیاتی تجزیے کے بہت سے نکات الفاظ کو صوتیاتی رسمِ خط

میں پیش کرنے ہی پر واضح ہوتے ہیں۔ غالباً اس امر کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ صوتیاتی رسمِ خط کے لیے بین الاقوامی صوتیاتی حروف (International Phonetic Alphabet) کا استعمال کیا گیا ہے۔ ترجمے کے دوران اس امر کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ لسانیات کی زیادہ تر وہی اصطلاحات استعمال کی جائیں جو اُردو میں رائج ہو چکی ہیں۔ اس ضمن میں ترقیِ اُردو بیورو کی وضع کردہ لسانیاتی اصطلاحات سے بھی کافی مدد لی گئی ہے۔ ایسی تمام اصطلاحات کو ان کے انگریزی مترادفات کے ساتھ کتاب کے آخر میں جمع کر دیا گیا ہے۔

مَیں اِس موقع پر استاذی پروفیسر مسعود حسین خاں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انھیں کی رہنمائی میں اِس کتاب کے ترجمہ و ترتیب کا کام مکمل ہوا۔ محترم پروفیسر عبدالعظیم (صدرِ شعبۂ لسانیات) کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انھوں نے اِس کتاب کی طباعت کا انتظام شعبۂ لسانیات کی جانب سے کروایا۔ اگر اِس کتاب کی طباعت کی ذمّے داری شعبۂ لسانیات نہ لیتا تو نہ جانے آئندہ کتنے عرصے تک ایک نہایت مفید علمی کتاب اُردو زبان میں منتقل ہونے سے رہ جاتی۔

مرزا خلیل احمد بیگ

'فیصل وِلا'
سرسید نگر، علی گڑھ
۱۸؍ فروری ۱۹۸۶ء

"لفظ" کی تعریف اور حد بندی

ہماری تفتیش کا نقطۂ آغاز کوئی تکلمی گروہ یا جملہ ہونا چاہیے جو بذاتِ خود، جیسا کہ سپیر (Sapir) کا خیال ہے "صوتیاتی عناصر کی حرکیات" پر مشتمل ہوتا ہے (دیکھیے Language ، ص ۵۵)۔ اسے چھوٹی چھوٹی ذیلی اکائیوں ـــــ یعنی تراکیب میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جو بذاتِ خود 'لگاتار تکلمی سلسلوں' کی حیثیت رکھتی ہیں، اور جنھیں خاموشی کے مختصر وقفے کی مدد سے پہچانا جا سکتا ہے۔ موجودہ مطالعے میں الفاظ خاص 'منفصل اجزا' کی حیثیت رکھتے ہیں، لیکن 'سیاقِ عبارت' کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھا گیا ہے۔

لفظ، جو اس مقالے کا موضوع ہے، قواعدی اکائیوں میں سے صرف ایک اکائی ہے جو "اجزا کے غیر صوتیاتی تغیر" کا اکثر ذمے دار ہوتا ہے۔ صوتیاتی نقطۂ نظر سے یہ بات ہمیشہ واضح نہیں ہوتی، تاہم لفظ کی ایک کارآمد تعریف کا تعین ممکن ہو سکتا ہے، خواہ وہ عارضی ہی کیوں نہ ہو۔ ہر زبان میں ان مقامات کا تعین ضروری ہوتا ہے جہاں سے ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے علاحدہ کرتے

کرتے ہیں۔ بڑی اکائیوں (جملوں اور ترکیبوں) اور چھوٹی اکائیوں (صوت رکن اور تشکلی آوازوں) کا مطالعہ اس قواعدی اکائی کی حدبندی اور شناخت سے پہلے ہونا چاہیے جسے "اقلّی آزاد تشکل" کہتے ہیں۔ بنیادی لسانیاتی مواد انھیں "ٹکڑوں، ترکیبوں، فقروں اور جملوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کے دائرے میں الفاظ کی حدبندی اور شناخت کی جاسکتی ہے"۔ بعض قواعدی اور ہیئتی اکائیوں سے واقفیت ضروری ہی نہیں، بلکہ تجز صوتیاتی تجزیے کے لیے مفید بھی ہے۔ بعض اوقات بڑے تجز صوتیاتی اجزار کو قواعدی اکائیوں کے حوالے سے بیان کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ "قواعدی ماحول کو تجز صوتیاتی اصطلاحات میں پیش کرنا بجا بھی ہے اور مفید بھی"۔ کسی جملے کے دو ساکت کناروں اور تدریجی صوت رکنی حرکاتِ نبض کے درمیان واقع الفاظ اپنے اندر "تاثرِ وحدت" رکھتے ہیں اور ایک انوکھے اور واحد وجود کا تجربہ بھی"۔

جملے کے تجزیے سے اُردو کی جہری آوازوں اور مصمتوں کے نظام کا تعیّن ممکن ہو سکے گا۔ اس نظام کی تشکیل "کافی حد تک مماثل صوتیاتی سیاق کے اندر متبادل اجزار کی گردانوں کی ترتیب کے ذریعے اور معنیاتی نقطۂ نظر سے وقوع پذیر ہونے والے اہم متبادلات کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے عمل میں آتی ہے"[۱]۔ اس نوع کا تجزیہ ابتدائی صوتیاتی ہوتا ہے۔ اس کا استعمال تجز صوتیاتی نظام کے تعیّن کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ صوتیاتی نظام کے مقابلے میں اس نظام کی تجریدی سطح کافی بلند ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ اس وقت ہوگا جب ہم زبان کی چند خصوصیات کو عروضیات (Prosodies) کے تحت بیان کریں گے۔[۲]

تعیّنِ الفاظ کے اصول

لفظ کی اکائی کا صحیح تعیّن لسانیاتی ڈھانچے کے تجزیے کا ایک پیچیدہ ترین مسئلہ ہے۔ اُردو میں لفظ کی اکائیوں کے تعیّن کے لیے دو اصول بروئے کار لائے جا سکتے ہیں:

۱۔ سنجز صوتیاتی

(۲) نحوی

ان میں سے بالعموم صرف ایک ہی قسم کا اصول لفظ کی اکائی کے تعین کے لیے کافی نہیں ہوتا، بلکہ دونوں کے امتزاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ سنجز صوتیاتی اصول زبان میں پائی جانے والی کسی بھی قسم کی تنحا لفی خصوصیات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ لفظ کی ابتدائی، درمیانی اور آخری حالتوں کا تقسیمی سانچہ بھی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اُردو چوں کہ ایک مخلوط زبان ہے اس لیے اس کی بہت سی تکلمی آوازیں اور الفاظ عربی اور فارسی سے مستعار ہیں۔ ان میں سے چند بول چال کے الفاظ مستثنیات کا درجہ رکھتے ہیں، مثلاً:

غٹرغوں ǧuṭərǧuⁿ

خرّاٹا xərrata

خُرّانٹ xUrra^{n}t

اس قسم کی خالص عربی اور فارسی آوازوں کے چند ہندی آوازوں کے ساتھ جوڑ (یا قربت) کو ممکن تصوّر نہیں کیا جا سکتا۔

عربی آوازیں:

خ ، غ ، ق ، ف ، ز

فارسی آواز:

ژ

ہندی (مقامی) آوازیں:

کھ ، چھ ، ٹھ ، تھ ، پھ
گھ ، جھ ، ڈھ ، دھ ، بھ
ٹ ، ڈ ، ڑ ، ڑھ

لہٰذا اُردو میں / خ ، غ ، ق ، ف ، ز / اور / ژ / کی آوازیں چند مخصوص تقسیمی سیاق میں لفظی 'نشان گر' کا کردار ادا کرتی ہیں ، مثلاً:

(الف) باغ / پھولوں سے بھرا ہوا ہے۔

(ب) راز / کھولو

(ج) شاخ / ٹوٹ گئی

(د) شفیق / بھائی

۲۔ اُردو لفظ کے آخر میں واقع ہونے والا مصمتہ ہمیشہ 'ساکن' (ناممکل تلفظ رکھنے والا) ہوتا ہے۔ حتّٰی کہ ہائیہ مصمتوں کی نکاسی بھی اتنے کمزور نفسی زور کے ساتھ ہوتی ہے کہ اُردو رسم خط میں لوگ انھیں اکثر ہائیہ علامت کے بغیر

لکھتے ہیں۔ لہٰذا اس کا شمار بھی لفظی نشان گر کی حیثیت سے ہونا چاہیے، مثلاً:

(الف) جب باہر گیا۔

(ب) سب کا راستہ۔

یہاں دو آوازوں کا انصالی تسلسل یعنی /ب ب/ اور /ب ک/ دونوں لفظی نشان گر ہیں۔ یہ بات اس وقت واضح ہوتی ہے جب ہم "جب بہار" کا مقابلہ مشدّد "ب" والے لفظ "جبّار" سے کرتے ہیں جس میں زیادہ شدید اور قوی تکلمی عنصر پایا جاتا ہے۔

۳۔ چوں کہ /ڑ/ اور /ڑھ/ لفظ کی ابتدا میں واقع نہیں ہوتے، اس لیے الفاظ کی حدبندی ان کی موجودگی سے بھی اثرانداز ہوتی ہے۔ اسی طرح /ڈ/ (چند مستثنیات کے ساتھ اور انگریزی کے الفاظ میں) کا وقوع لفظ کی ابتدائی حالت میں پایا جاتا ہے۔ /یھ/ بھی لفظ کے آخر میں کبھی واقع نہیں ہوتا، لہٰذا چند سیاق میں یہ لفظی نشان گر کی حیثیت رکھتا ہے۔ دیوناگری اور اُردو رسم خط میں نیم مصوتے /ی/ اور /و/ بھی لفظی نشان گر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۴۔ صوتی امتیاز prominence (یا تاکید کے نمونے) لفظ کی حدبندی کی کوئی قطعی علامت نہیں۔ اس سے لفظ کی شناخت میں مدد ضرور ملتی ہے کیوں کہ اُردو میں لفظ کا صوتی امتیاز عام طور پر آخر کے تین سے زیادہ صوت ارکان پر منتقل نہیں کیا جا سکتا۔

۵۔ سُرلہری نمونے اور وقفے بھی لفظ کی حدبندی میں معاون ثابت ہوتے ہیں، اگرچہ صوتی امتیاز کی طرح ان سے بھی لفظ کی کوئی خاص رہنمائی نہیں ہوتی ہے۔

۶۔ لفظ کی تعریف ' اقلّی آزاد شکل ' کی گئی ہے، یعنی وہ قلیل ترین لسانیاتی اکائی جو بامعنی طور پر تنہا بولی جا سکے۔ اقلّی آزاد شکل ہونے کی حیثیت سے اس میں اضافہ، تخفیف، تبادل اور منتقلی ہوتی رہتی ہے۔ مثال کے طور پر ' من رویا ' میں اگر ہم ' ن ' کے محلِ وقوع کو دیکھیں تو اسے ' تو ' سے بدلا جا سکتا ہے، یا ' رویا ' کی جگہ کوئی اور فعل استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چوں کہ اس کی ' اقلی شکل ' متعین ہو چکی ہے، لہٰذا اسے لفظ تصور کرنا چاہیے۔

کسی لغوی اکائی کا منقسم نہ ہونا اہمیت کا حامل تو ہے، لیکن یہ لفظی اکائی کے تعین کا کوئی قطعی پیمانہ نہیں ہے۔

زبان کا بالکل اقلّی عنصر ہونے کی وجہ سے ' لفظ ' کو ایک روایتی استحکام بھی حاصل ہے۔ چوں کہ اُردو ان معنوں میں ایک مخلوط زبان ہے کہ اس میں عربی اور فارسی کے بے شمار الفاظ شامل ہیں، اس لیے اُردو بولنے والوں کو لفظ کی حد بندی کا ایک درست اور برجستہ اندازہ رہتا ہے جسے وہ اپنے رسمِ خط میں دو لفظوں کے درمیان فاصلہ دے کر ظاہر کرتے ہیں۔

بہت سے موقعوں پر نحوی اصولوں کو محض صوتیاتی اصولوں کا تکملہ سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن ترتیب کی خصوصیات، غیر تقسیمیت اور روایتی عمل اُردو الفاظ کے تعین میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

صوت رکن اور صوتیاتی ساخت

اُردو لفظ کی صوتیاتی اور تجز صوتیاتی ساخت کے مطالعے کے لیے جملے کو صدری حرکتوں یعنی صوت ارکان سے مطابقت رکھنے والے اجزار میں تقسیم کرنا مناسب ہوگا۔ ہم جملے میں استعمال ہونے والے زیرِ مطالعہ ہر لفظ کو 'منفصل اسلوب' میں مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ صوت رکن کی ساخت اور یک صوت رکنی الفاظ کی ساخت کا فرق تیزی کے ساتھ بولنے میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ صوت ارکان کی قریبی 'سمعی بنیاد'، 'اضافی گونج اور امتداد' ہے جس سے بول چال کے مدھم اور رواں اسلوب میں نمایاں اتار چڑھاؤ کا پتا چلتا ہے۔

عمومی صوتیاتی اصطلاحات میں اُردو صوت رکن کی ابتدا میں حسبِ ذیل مصمتی آوازیں سنی جاتی ہیں:

پ	ت	ٹ	چ	ک
پھ	تھ	ٹھ	چھ	کھ
ب	د	ڈ	ج	گ
بھ	دھ	ڈھ	جھ	گھ

م ن

ف س ش خ

ز (ژ) غ

ر

ق

و ل ی ہ

اِن سے ۳۵ سادہ قطعی ابتدائی عناصر تشکیل پاتے ہیں جو اُردو مصمتوں کے باقاعدہ ارکان ہیں۔ ان کی تعداد گھٹا کر ۳۴ بھی کی جا سکتی ہے، کیونکہ (ژ) سے شروع ہونے والے الفاظ کی تعداد اُردو میں بہت ہی کم ہے اور وہ بھی شعری لفظیات تک محدود ہیں۔

قابلِ توجّہ امور:

۱۔ اردو میں ابتدائی مصمتی خوشے کا وقوع ممکن نہیں۔ سنسکرت یعنی "تتسم" الفاظ میں پائے جانے والے تمام مصمتی خوشے اُردو میں توڑ دیے جاتے ہیں۔ ابتدائی مصمتی خوشوں میں تخفیف اردو کی ایک خاص صفت ہے، مثلاً:

سنسکرت		اُردوُ	
بڑہمن	brahmən	بِرہمن	bIrəihmən
پڑچار	prəcar	پَرچار	pərcar

یہاں تک کہ انگریزی کے مستعار الفاظ میں بھی اسی نمونے کے مطابق تبدیلی ہوتی ہے:

school = اِسکول یا سِکول Iskul or sIkul

Istẹšən or sIṭešən اِسٹیشن یا سِٹیشن = station

۲۔ چند ایسی مثالیں بھی پائی گئی ہیں جن میں ابتدائی حالتوں میں مصمتی خوشے نیم مصوتوں کے ساتھ ترتیب دیے گئے ہیں، اگرچہ ایسے الفاظ کی تعداد بہت کم ہے، لیکن یہ الفاظ اُردو ذخیرۂ الفاظ کا ایک اہم جزو ہیں، مثلاً:

kya	کیا
kyuⁿ	کیوں
kyari	کیاری
xyal	خیال
zyada	زیادہ

خنکیت کا عنصر /ز/ اور /خ/ (صفیریوں) کے ساتھ زیادہ نمایاں نہیں ہونے پایا ہے، جیسا کہ یہ نیم مصوتوں کے ساتھ نمایاں ہوا ہے، مثلاً کیا kya وغیرہ۔ دیوناگری رسم خط میں یہ خوشے صوتی حیثیت رکھتے ہیں لیکن اُردو رسم خط ان کی اصل فطرت کے اظہار سے قاصر ہے۔ اسی لیے اس رسم خط میں میں یہ الفاظ پیار (pIar) اور کیا (kIa) ہو جاتے ہیں۔ پروفیسر فرتھ (Firth) کے رومن ہندوستانی رسم خط میں بھی ان کی حیثیت پیار (piar) کی ہے جس میں یہ مفروضہ کام کر رہا ہے کہ i..........a میں y کا تسلسل اپنے صوتی اظہار کے لیے کافی ہے، جیسے کہ دیار (dIar) اور سیار (sIar) میں۔ لیکن تجزِ صوتیاتی اعتبار سے دیار اور پیارے کے الفاظ کیا اور کیوں سے مختلف ہیں جن میں خنکیت کا عنصر نمایاں طور پر واضح ہے۔

ذیل میں وہ آوازیں دی جا رہی ہیں جو لفظ کے آخری صوت رکن کے آخر میں واقع ہوتی ہیں :

پ	ت	ٹ	چ	ک
	تھ	ٹھ	چھ	کھ
ب	د		ج	گ
بھ	دھ		جھ	گھ
م	ن			
ف		س	ش	خ
		ز	(ژ)	غ
		ڑ، ڑھ		
		ر		
				ق
		ل		ہ

یہ کُل ۳۲ آوازیں ہیں۔ اگر (ژ) کو ان میں سے خارج کر دیا جائے تو ان کی تعداد ۳۱ رہ جاتی ہے۔

قابلِ توجّہ امور :

۱۔ /ڈ/ اور /ڈھ/ کی آوازیں لفظ کے آخر میں واقع نہیں ہوتیں، صرف ان شرائط کے ساتھ جن کا ذکر "مکوسیت" کے بیان میں آ چکا ہے۔ (دیکھیے ص ۴۴)

۲۔ لفظوں کے آخر میں /پھ/ کا واقع نہ ہونا قابلِ ذکر ہے۔ اُردو میں درحقیقت ایسے الفاظ کی تعداد بہت کم ہے جن کے شروع میں غیر مسموع بندشیہ اور آخر میں

ہائیہ غیر مسموع بندشیہ پایا جاتا ہے۔

۳۔ /و/ اور /ی/ (نیم مصوتے) لفظ کے آخر میں واقع نہیں ہوتے۔ دیوناگری رسم خط میں انھیں ظاہر تو کیا جاتا ہے، لیکن بول چال میں یہ متعلقہ مصوتی آوازوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں، مثلاً:

گانو	(गांव)	گاؤں	(गाओं)
ناو	(नाव)	ناؤ	(नाओ)

عربی کے مستعار الفاظ میں بھی یہی تجز صوتیاتی نمونہ دیکھنے کو ملتا ہے:

عَضْو	əzv	عضو	əzo
ہَجْو	həjv	ہجو	hIjo
عَفْو	əfv	عفو	əfo
جُزْو	jUzv	جُز	jUz

درحقیقت /و/ اور /ی/ اُردو میں مصمتوں کے مقابلے میں مصوتوں سے زیادہ میل کھاتے ہیں۔

تمام مصمتی تبادل جو مطلق ابتدائی عناصر اور مطلق اختتامی عناصر کے طور پر استعمال ہوتے ہیں مصوتوں کے درمیان میں بھی واقع ہوتے ہیں۔ ہائیہ /م/، /ن/، /ل/، /ر/، /ی/ اور /و/ مصوتوں کے درمیان میں بھی آتے ہیں۔ چند مثالوں (مثلاً منھ mUnh) میں ہائیہ /ن/ آخر میں بھی واقع ہوتا ہے۔ درحقیقت اُردو میں نھ، مھ، لھ، رھ، یھ اور وھ کا زیادہ تر استعمال مصوتوں کے درمیان ہی میں ہوتا ہے، مثلاً:

تمھارا	tUmhara
ننّھا	nənnha

کولھو kolhu

لہٰذا عام اصطلاحات میں ہم بندشیت ، ہائیت ، صفیریت ، انفیت اور مکوسیت کو اُردو صوت رکن کے خاص اوصاف قرار دے سکتے ہیں۔ ہائیت کی اہمیت لفظ کی آخری حالت کے مقابلے میں ابتدائی حالت میں زیادہ ہے۔ اس طرح اس زبان کے لیے ہم ایک مصمتی نظام ترتیب دے سکتے ہیں اور اس کی بعض خصوصیات کو ایک مختلف اور اعلیٰ سطح کی تجرید سے تعبیر کرسکتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے زبان کے مصوتی نظام کی مختصر جانچ پیش کی جاتی ہے۔

اُردو کی مصوتی آوازوں کو عام صوتیاتی اصطلاحات میں حسب ذیل طور پر ترتیب دیا جاسکتا ہے:

پچھلا	درمیانی	اگلا
اُو u		اِی i
ـُ U		ـِ I
اُو o	ـَ ə	اِے e
اَو əu		اَے əi
آ a		

دو اگلے اور پچھلے دُہرے مصوتے اَے /əi/ اور اَو /əu/ دو حروف کے میل سے ظاہر کیے جاتے ہیں۔ "اگرچہ دہلی اور لاہور کی عام بول چال میں یہ سادہ مصوتے ہیں .... ہندوستانی /ə/ کے /I/ سے ملنے پر اور /ə/ کے /U/ سے ملنے پر پیدا ہونے والے دُہرے مصوتوں کا تلفظ لکھنؤ اور اس کے بعد کے مشرقی علاقوں میں زیادہ عام ہے۔"[۵۳]

صوتیاتی سطح پر اُردو میں مذکورہ دس مختلف مصوتی آوازیں پائی جاتی ہیں۔

ہم اعلیٰ تجریدی سطح پر تجزیہ کرنے کے بعد مصوتوں کا ایک تجز صوتیاتی نظام ترتیب دے سکتے ہیں۔ تکلمی لہروں کی جہری آوازوں اور مصمتوں میں قطع کاری تکلمی بنیاد پر قائم نہیں ہے، بلکہ عروضی (Prosodic) اصولوں پر مبنی ہے۔ ساختی اعتبار سے یہ بات سامنے آئے گی کہ اُردو میں ذیل کے پانچ بنیادی مصوتے، مصمتوں سے مل کر لفظ کی تشکیل میں حصّہ لیتے ہیں جن کے اوپر مختلف قسم کی عروضیات (Prosodies) پھیلی ہوتی ہیں۔

o	e	u	i	a
اُو	اِے	اُوٗ	اِی	آ

اگر اس نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اس نظام کے تحت مصوتے کی حیثیت ایک جہری آواز کی ہے جس میں ذیل کی عروضیات پائی جاتی ہیں:

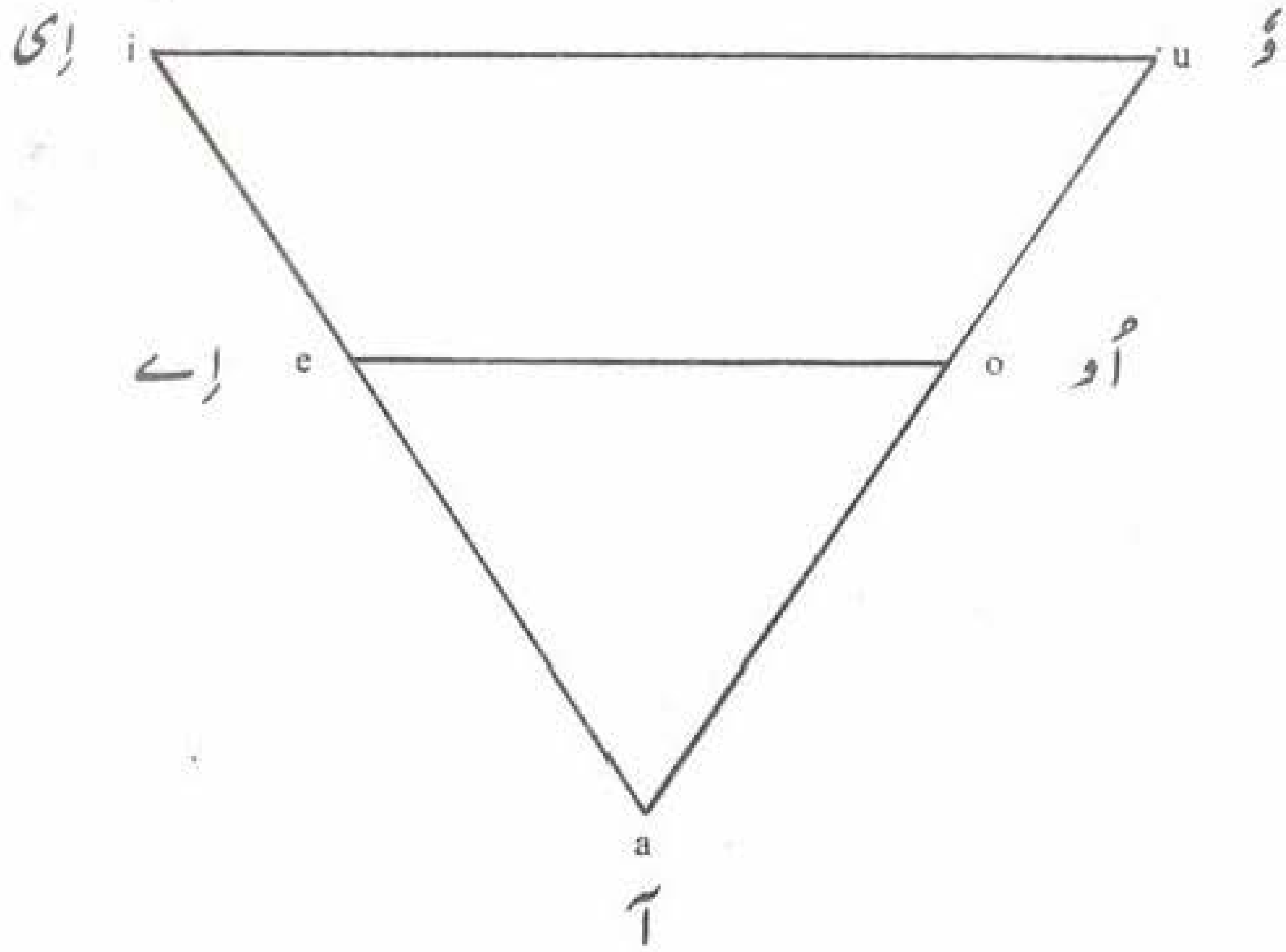
(الف) طوالت اور اختصار

(ب) مختلف سمعیاتی خصوصیات، اور

(ج) پچھلی یا اگلی شق میں سے کسی ایک سے اور تین سطحوں، یعنی بند، درمیانی اور کھلے مصوتوں میں سے کسی ایک سے تعلق رکھنا۔

آزاد متبادلات کی وجہ سے اور ان شرائط کی وجہ سے جو تلفظ کے تغیّر میں انضباط پیدا کرتی ہیں، مذکورہ پانچ تجز صوتیاتی اکائیوں سے تعلق رکھنے والے صوتیاتی متبادلات کی شناخت کا جواز فراہم ہوتا ہے۔ /a/ کے ساتھ /a/ آزاد تبادل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس طرح /I/ کے ساتھ /i/ بھی آزاد تبادل کی حیثیت رکھتا ہے۔ /a/ میں طوالت اور اختصار کی عَروضی خصوصیت پیدا ہوگئی ہے جس کے نتیجے میں اگلانے اور پچھلانے کا عمل بھی پیدا ہوگیا ہے۔ اگر ہم اونچائی اور نیچائی کے عمل کو ملحوظ رکھیں تو ہم /a/ کی دُہری مصوتیت کو

عروضی خصوصیت قرار دیتے ہوئے /ɔi/ اور /ɔu/ کی بھی وضاحت کرسکتے ہیں۔
جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، /ɔi/ اور /ɔu/ کا غالب رجحان دُہری مصوّتیت کی جانب ہے۔



اس اخراجی عمل کے بعد صرف پانچ بنیادی مصوتے باقی رہ جاتے ہیں:

a	i	u	e	o
آ	اِی	اُوٗ	اِے	اُو

انھیں ہم مزید دو جتھوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ /a/ ان دونوں جتھوں میں شامل ہوگا۔

یک صوت رکنی الفاظ کی صوتیاتی ساخت

صوتیاتی اعتبار سے اُردُو کے یک صوت رکنی الفاظ کی حسبِ ذیل قسمیں ہیں:

(الف) V: ، V:^{n} ، مثلاً:

آ : a: (فعلی)

اِے : e:

اُو : o:

ایں : e:^{n}

(ب) VC ، مثلاً:

فعلی:-

اَٹ əṭ

اَڑ əṛ

اُگ Ug

اُڑ Uṛ

اُٹھ Uth

(دسبِ فعلِ امر)

دیگر:-

اَز əz

اِس Is

اِن In

اُن Un

اُف Uf

(ج) CV ـــ یہ ساختِ صرف

a	i	o	e	əi	əu	u
آ	اِی	اُو	اِے	اَے	اَو	اُو

کے ساتھ ممکن ہے۔

ان سے صوت رکنی اختتام کی تشکیل عمل میں آتی ہے۔ مختصر مصوتے /ə, I, U/ صرف ان صوت ارکان کے ساتھ آتے ہیں جو تنہا وقوع پذیر نہیں ہو سکتے، مثالیں:

کا ka

کی ki

تو، tu

سو so

جَو jəu

شَے šəi

(د) CVC پر مشتمل یک صوت رکنی الفاظ کی تعداد اُردو میں سب سے زیادہ ہے، اور ان کی حیثیت زبان کی ریڑھ کی ہڈّی کی ہے۔ ان سے متعلق ذیل کے مشاہدات سامنے آتے ہیں:

۱۔ یہ /ڑ/ یا /ڑھ/ سے شروع نہیں ہوتے۔

۲۔ یہ /ڈ/، /ڈھ/ اور /پھ/ پر ختم نہیں ہوتے (چند مستثنیات کے ساتھ اور انگریزی کے مستعار الفاظ کو چھوڑ کر)۔

(ہ) VCC ساخت صرف عربی فارسی اور سنسکرت (تتسم) کے مستعار الفاظ کے ساتھ ممکن ہے، اسے ہم مستعار الفاظ کا ایک اصول قرار دے سکتے ہیں۔

اُردو بولنے والے بالعموم (مختلف قسم کے سماجی اور تہذیبی اثرات کی وجہ سے) تتسم الفاظ کے صحیح تلفظ پر توجہ نہیں دیتے جس کے نتیجے میں مصمتی تسلسل ہمیشہ ٹوٹ جاتا ہے، مثلاً:

سنسکرت		اُردو	
دھرم	dharm	دَھرَم	dharam
چندر	candr	چَندَر	candar
پتر	patr	پَتّر	pattar

بعض اوقات /ə/ کے اضافے سے مصمتہ ماقبل کو مشدد ہونا پڑتا ہے، جیسے

چکر cakr = چکّر cakkar

جدید سنسکرت آمیز ہندی کے غلبے کی وجہ سے پڑھے لکھے طبقے میں اس قسم کے الفاظ کے صحیح تلفظ کا احساس پیدا ہوتا جا رہا ہے۔

عربی اور فارسی الفاظ کی VCC ساخت کا معاملہ بالکل مختلف ہے

کیوں کہ تہذیبی اثرات کی وجہ سے اُردو بولنے والے ان کا صحیح تلفظ ادا کرتے ہیں، اس طرح ہمیں روزانہ کی گفتگو میں اس قسم کے الفاظ سننے کو ملتے ہیں، مثلاً :

حُسْن	husn
مَسْت	məst
دَرْد	dərd
قَصْد	qəsd
لطف	lUtf
لفظ	ləfz
بزم	bəzm

لیکن چوں کہ اُردو کے تنجز صوتیاتی تانے بانے میں VÇC ساخت (جس کے خلاف پراکرتوں کی شکل میں صدیوں سے جدوجہد جاری ہے) شامل نہیں ہے، لہٰذا یہ اکثر عربی اور فارسی کے VCC والے الفاظ کو بغیر چیلنج کے قبول نہیں کرتا۔ یہ ان الفاظ کے مصمتی تسلسل کو اضافۂ صوت، حذفِ صوت اور تشدید کے ذریعے توڑنے کی کوشش کرتا ہے جس سے یہ الفاظ اُردو کے صوتیاتی نظام کے عین مطابق ہو جاتے ہیں۔ اس کا ثبوت ذیل کے جدول سے فراہم ہوتا ہے :

۱۔ عربی اور فارسی کے VCC الفاظ کی فہرست جن کے مصمتی تسلسل تعلیم یافتہ لوگوں کی گفتگو میں کبھی ٹوٹ جاتے ہیں :

عربی یا فارسی		اُردو	
صَدْر	sədr	صَدَر	sədər

بَدْر	badr	بَدَر	bədər
غَدْر	ğədr	غَدَر	ğədər
نَقْد	nəqd	نَقَد	nəqəd
اَصْل	əsl	اَصَل	əsəl
عُمْر	Umr	عُمَر	Umər
عَقْل	əql	عَقَل	əqəl

۲۔ عربی اور فارسی کے اُن الفاظ (VCC) کی فہرست جنھیں ایک عام اُردو بولنے والا اُردو کے تجــز صوتیاتی نمونوں کے مطابق تبدیل کر دیتا ہے۔ (مذکورہ فہرست کے علاوہ):

قُفْل	qUfl	قُفَل	qUfəl
حَشْر	həšr	حَشَر	həšər
اَجْر	əjr	اَجَر	əjər
دَرْد	dərd	دَرَد	dərəd
مَکْر	məkr	مَکَّر	məkkər (مشدّد)
جَبْر	jəbr	جَبَر	jəbər
ظُلْم	zUlm	ظُلَم	zUləm
شَرْم	šərm	شَرَم	šərəm
نَرْم	nərm	نَرَم	nərəm
صَبْر	səbr	صَبَر	səbər
ذِکْر	zIkr	ذِکَر	zIkər
سَخْت	səxt	سَخَت	səxət

وَقْت vəqt وَخَت vəxət (ق/کی/خ/میں تبدیلی)

(۹) CCV ساخت صرف سنسکرت کے تتسم الفاظ میں پائی جاتی ہے جن کا تلفظ پنڈتوں کی طرح کیا جاتا ہے۔ یہ الفاظ جدید سنسکرت آمیز ہندی کی اہم لفظیات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے مصمتی خوشے اُردو میں ہمیشہ ٹوٹ جاتے ہیں۔ یہ ساخت عربی یا فارسی میں قطعی ناممکن ہے۔ ایک اُردو بولنے والے کے لیے سنسکرت الفاظ کی VCC ساخت، CCV ساخت کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے، کیوں کہ وہ اس کا عادی نہیں ہوتا ہے۔ مصمتی تسلسل کے ٹوٹنے کی حسب ذیل شکلیں ملتی ہیں:

سنسکرت		اُردو	
پریم	prem	پِریم	pIrem
برہمن	brahməṇ	بِرَاہمن	bIrəihmən
پراکرت	prakrIt	پَراکرت	pərakrIt
پرہر	prəhər	پَہر	pəhər
پریت	prit	پِریت	pIrit (رِیت)

اُردو میں مصمتوں کا اجتماع لفظ کی ابتدائی حالت میں ممکن نہیں ہے۔ انگریزی کے مستعار الفاظ میں ایک ابتدائی الحاقی مصوتے کا استعمال بھی پایا جاتا ہے، مثلاً: school = اِسکول Iskul ، station = اِسٹیشن Istešen

پنجابی اُردو میں اس کی صورت مختلف ہے:

school = سِکول sIkul ، spirit = سِپرٹ sIpIrIt ، station = سِٹیشن sItešən

اُردو میں صرف نیم مصوتوں /و/ اور /ی/ کے ساتھ مصمتی خوشے ممکن ہیں جن کا ذکر کہیں اور کیا گیا ہے۔

اردو لفظ کی تجز صوتیاتی ساخت

یک صوت رکنی الفاظ

کثیر صوت رکنی الفاظ کا مطالعہ کرنے سے قبل یہ بہتر ہوگا کہ یک صوت رکنی الفاظ کا تجز صوتیاتی تجزیہ کیا جائے۔ ان کی خصوصیات ان صوت ارکان میں بھی جو تنہا وقوع پذیر نہیں ہوتے مشترکہ طور پر پائی جاتی ہیں۔ مطالعے کا یہ طریقہ ان الفاظ کے مطالعے میں مددگار ثابت ہوگا جو ایک سے زیادہ صوت ارکان پر مشتمل ہوتے ہیں۔

اب تک ہم اُردو الفاظ کو صوتیاتی رسم خط ہی میں پیش کرتے رہے ہیں۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس کے ساتھ تجز صوتیاتی رسم خط کا بھی استعمال کیا جائے۔ اس قسم کے رسم خط کا مقصد تجز صوتیاتی اکائیوں کو جن میں لفظ کا تجزیہ کیا جائے گا، علامتی شکل دینا ہے۔ یہ رسم خط ہم صرف مصوتوں کے لیے استعمال کریں گے۔ جہاں تک کہ مصمتوں کا تعلق ہے، وضاحت کا یہی تقاضا ہے کہ ایک ایسا رسم خط استعمال کیا جائے جو روایت میں تبدیلی کے بغیر تمام حالتوں میں کام کرتا ہو۔

جن عناصر سے اُردو الفاظ کی تشکیل ہوئی ہے انھیں اوپر صوتیاتی علامتوں میں V اور C سے ظاہر کیا گیا ہے[۵]

دوسرا زمرہ یا تجرید کی مختلف سطح عروضی عوامل کی سطح ہے۔ ذیل کے عروضی عوامل کا مطالعہ اُردو کے یک صوت رکنی الفاظ کے حوالے سے کیا جا سکتا ہے۔ (جملے کے حوالے سے نہیں جس پر زیادہ تعداد میں 'عروضیات' پھیلی ہوتی ہیں اور جو موجودہ مطالعے کی دسترس سے باہر ہے)۔

۱۔ صوت رکن کے ابتدائی عروضیات۔

۲۔ صوت رکن کے اختتام کی عروضیات۔

۳۔ صوت رکن کی عروضیات بہ حیثیت مجموعی۔

---

۵ V سے مراد Vowel یعنی مصوتہ اور C سے مراد Consonant یعنی مصمتہ ہے۔

(مترجم)

انفیت

اُردوٗ میں انفیت کے مسئلے پر مندرجۂ ذیل عنوانات کے تحت غور کیا جا سکتا ہے:

۱۔ انفیائے گئے مصوتے
۲۔ بصمتی انفی آوازیں
۳۔ ہم مخرجی انفیت

۱۔ اُردوٗ کے تمام مصوتے انفیائے جا سکتے ہیں، اگرچہ تمام حالتوں میں نہیں۔ اُردوٗ میں مصوتوں کی انفیت بامعنی ہوتی ہے، مثلاً:

ڈاٹ	ḍaṭ	ڈانٹ	ḍaⁿṭ
باٹ	baṭ	بانٹ	baⁿṭ
پات	pat	پانت	paⁿt
مَے	məI	مَیں	məⁿI

اس کی قواعدی اہمیت بھی ہے، کیوں کہ باعتبارِ تعداد یہ فعلی شکلوں کو متاثر کرتی ہے، مثلاً:

جمع		واحد	
gai^n	گائیں	gai	گائی
jae^n	جائیں	jaə	جائے
thi^n	تھیں	thi	تھی

قدیم اُردو اور دہلی کی زبان میں غیر ممیز انفیت کی بھی مثالیں عام ہیں۔ مصوتوں کی حد سے زیادہ انفیت کو گنوار پن تصور کیا جاتا ہے۔ چوں کہ اُردو میں مصوتوں کی انفیت بامعنی ہے اور اس کے دوُر رس اثرات مرتب ہوتے ہیں، اس لیے نرم تالو کے عمل کو جو تہذیب کی علامت ہے، اچھی طرح قابو میں رکھنا ضروری ہے۔

چوں کہ انفیت بالکل "خلط ملط" ہو جاتی ہے اور مصوتے کا جزو بن جاتی ہے، اس لیے اسے امتیازی نشان سے ظاہر کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے، لیکن طباعت کی دشواریوں کی وجہ سے اس مقالے میں اسے ^{n} سے ظاہر کیا گیا ہے۔

مصوتوں کی انفیت بعض اوقات پڑوس کی مصمتی آواز کی وجہ سے معرضِ وجود میں آتی ہے، مثلاً:

əmma	امّا
nana	نانا
jana	جانا

بامعنی نہ ہونے کی وجہ سے اسے ہم غیر ممیز یا ثانوی انفیت کہہ سکتے ہیں۔

۲۔ اُردو میں صرف دو مصمتی انفی آوازیں پائی جاتی ہیں:

(۱) غیر ہائیہ مسموع لثوی انفیہ /ن/۔

(۲) غیر ہائیہ مسموع دولبی انفیہ /م/

یہ آوازیں تمام حالتوں میں پائی جاتی ہیں۔ جب /ن/ کی آواز کسی بندشی مصمتے کے فوراً بیشتر واقع ہوتی ہے تو یہ اسی مصمتے کی "تکلمی صورت اختیار کرلیتی ہے۔

اس کی ہم مخرجی حالتیں حسبِ ذیل ہیں:

(الف) غشائی:

ڈنگ	dəng
رنگ	rəng
ڈنک	ḍənk

(ب) حنکی:

رنج	rənj
اِنچ	Inch

(ج) معکوسی (کوز):

انڈا	ənḍa
انٹ	ənṭ

(د) دندانی:

سنت	sənt
انداز ہ	əndaza

(ہ) دولبی:

انبہ	ənba
عنبر	ənbər

/ن/ کی ایک اور حالت کا بھی تصور کیا جا سکتا ہے، جب یہ لہاتی بند شیے /ق/ سے پہلے واقع ہوتا ہے۔ یہ /ق/ کے ساتھ کبھی ہم مخرج نہیں ہوتا اور سادہ دندانی /ن/ کی حیثیت رکھتا ہے، مثلاً:

انقلاب	Inqīlab
انقباض	Inqībaz
انقسام	Inqīsam
انقیاص	Inqīyas

/ق/ کے علاوہ غیر ہم مخرجی /ن/ مندرجۂ ذیل حالتوں میں بھی واقع ہوتا ہے:

(الف) غشائی:

انکار	Inkar
انکسار	Inkīsar
انکشاف	Inkīšaf
پنکھڑی	pənkhəṛi

(ب) دولبی:

کُنبہ	kunba

یہ حنکی، معکوسی اور دندانی آوازوں کے ساتھ ہمیشہ ہم مخرج ہوتا ہے۔ اس خصوصیت کی صوتیاتی وجہ صاف ظاہر ہے۔

غیر ہم مخرجی انفی شکل مرکّب الفاظ کا بھی ایک نشان ہے، مثلاً:

اَن مول	ən-mol
اَن مِل	ən-mīl

اَن پڑھ	ən-pəṛh
اَن بَن	ən-bən
کَن پَٹّی	kən-pəṭṭi
کن پھڑا	ken-phəṛa
آن بان	an-ban
آن کے	an-ke

لیکن جب مصمتۂ مابعد حنکی، دندانی یا معکوسی ہوتا ہے تو مرکب الفاظ میں بھی ہم مخرجی بندشیت کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے، مثلاً:

کن ٹوپ	kənṭop
ان داتا	ən-data

مصمتی اور ہم مخرجی انفیت کی تمام مثالوں کو ذیل کے فارمولے کے تحت بیان کیا جا سکتا ہے:

(الف) دولبی /م/

(ب) ہم مخرجی /ںؔ/

(ج) غیر ہم مخرجی /ن/

معکوسیت

اُردو میں معکوسیت نہ تو بہت واضح ہے اور نہ بہت وسیع، جیسا کہ جنوب کی چند ہند آریائی اور دراوڑی زبانوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ بہت سی اصل معکوسی آوازوں کی اپنی خصوصیات اُردو میں آنے کے بعد ختم ہوگئیں۔ فارسی کے اثرات، بالعموم مسلم تہذیب کی وجہ سے موجودہ معکوسی آوازوں میں حد درجہ تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

سنسکرت کے ان الفاظ میں سے جو 'شؕ' (ष) 'کش' (क्ष) اور 'نؕ' (ण) پر مشتمل ہوتے ہیں، معکوسیت غائب ہو چکی ہے اور یہ آوازیں سہل ہو کر /چھ/، /کھ/ اور /ن/ میں تبدیل ہوگئی ہیں۔ اُردو لسانی طبقے کا (ہندی لسانی طبقے کے برخلاف) ان آوازوں کو سنسکرت تلفظ کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرنا مضحکہ خیز ہوگا۔

اُردو کی معکوسی آوازیں حسبِ ذیل ہیں:

(الف) غیر مسموع بندشیے : ٹ ، ٹھ

(ب) مسموع بندشیے : ڈ ، ڈھ

(ج) سٹھپک دار : ڑ ، ڑھ

ان چھے آوازوں میں سے /ڑ/ اور /ڑھ/ دو ایسی آوازیں ہیں جن میں ایک تجزء صوتیاتی اکائی کا عروض پایا جاتا ہے۔ اُردُو الفاظ میں /ڈ/ اور /ڈھ/ کے ساتھ ان کی تکمیلی تقسیم کو ذیل کے مطابق بیان کیا جاسکتا ہے :

		ابتدائی	درمیانی	آخری
ڈ	ḍ	✓	×	×
ڈّ	ḍḍ	×	✓	×
نڈ	nḍ	×	✓	✓
ڑ	ṛ	×	✓	✓
ڑّ	ṛṛ	×	×	×
نڑ	nṛ	×	×	✓

مذکورہ جدول کی تشریح اس طرح کی جاسکتی ہے :

۱۔ /ڈ/ کی آواز صرف ابتدائی حالت میں پائی جاتی ہے۔

۲۔ کوئی لفظ /ڑ/ کے ابتدائی حالت میں واقع ہونے سے تشکیل نہیں پاتا۔

۳۔ درمیانی حالت میں صرف ایک استثنا کے ساتھ /ڈ/ مشدّد یا انفی شکل اختیار کیے بغیر واقع نہیں ہوتا۔

استثنا : گڈریا — gəḍərya

بولیوں میں یہ لفظ یا تو گرڑیا یا گڑڑیا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

۴۔ درمیانی /ڈ/ اُردُو میں لفظی نشان گر کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ صرف مرکّب الفاظ میں یا سابقے کے بعد واقع ہوتا ہے، مثلاً :

نڈر — nɪ–ḍər

سڈول sI-ḍəul

ڈانواڈول ḍaⁿva-ḍol

ڈبڈبائی ḍUb-ḍUbai

۵۔ آخری /ڈ/ انفیت کے بغیر واقع نہیں ہوتا (انگریزی کے مستعار الفاظ، مثلاً روڈ (road)، کارڈ (card)، بورڈ (board) وغیرہ کے استثنا کے ساتھ)۔

اس میں چند مستثنیات بھی ہیں جنھیں ہم /ڈّ/ کے فارمولے کے تحت بیان کریں گے، مثلاً:

کھڈ khəḍ

اجڈ Ujəḍ

لاڈ laḍ

اپنی اصل پراکرت شکلوں میں ان الفاظ میں مشدد مصمتے پائے جاتے ہیں۔

کھڈّ khəḍḍ

اجڈّ Ujəḍḍ

لاڈّ laḍḍ

درحقیقت آج کل لاڈ کے مقابلے میں لاڑ کی زیادہ شستہ شکل مروج ہے۔ صرف کھڈ اور اجڈ کی متبادل شکلیں نہیں پائی جاتی ہیں۔ ان الفاظ میں /ڈ/ کا تلفظ بہت زیادہ تاکیدی طور پر ادا کیا جاتا ہے۔ دیوناگری رسم خط میں یہ الفاظ اکثر دُہرے حروف کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ مصوتہ ماقبل /ə/ ان کے دُہرے ہونے کا بیّن ثبوت ہے، کیوں کہ مشدد مصمتے سے قبل کوئی طویل مصوتہ نہیں آسکتا۔

۶۔ /ڈھ/ صرف ابتدائی حالت میں پایا جاتا ہے۔ درمیانی حالت میں یہ ہمیشہ

/ڈ/ کے ساتھ مشدّد ہو جاتا ہے مثلاً بڈّھا ۔ آخری حالت میں یہ ہمیشہ /ڑھ/ بن جاتا ہے۔ درمیانی حالت میں انفیائے گئے /ڈھ/ کے ساتھ کوئی لفظ تشکیل نہیں پاتا۔ اوپر بیان کی گئی حالتوں کے علاوہ /ڑ/ اور /ڈھ/ اپنی غیر ابتدائی حالتوں میں دُہری شکلوں میں اسی وقت واقع ہوتے ہیں جب ان سے پہلے ان کی ہم مخرجی انفی آواز موجود ہو۔ عروضی طُول کے ذریعہ یہ /ڑ/ اور /ڑھ/ میں تبدیل ہو جاتے ہیں، مثلاً:

بڈّھا	bUḍḍha	بوڑھا	buṛha

دونوں شکلیں یکساں طور پر قابلِ قبول ہیں۔

۷۔ /ڑ/ اور /ڑھ/ ابتدائی حالت میں کبھی واقع نہیں ہوتے۔ /ڑ/ سے شروع ہونے والا واحد لفظ ڑوڑا ہے جو روڑا بھی بولا جاتا ہے /ڑ/ اور /ڑھ/ انفیتِ ماقبل کے ساتھ بھی وقوع پذیر نہیں ہوتے، مثلاً:

لونڈیا	ləuⁿḍIa	لوڑیا	ləuṛIa	(انفیت کے بغیر)

/ڈ/، /ڈھ/ اور /ڑ/، /ڑھ/ کے صوتیاتی رشتے کو تھیک (تکریریہ) کے عروض کے ذریعہ کافی کار آمد طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ تکمیلی تقسیم ایک عروضی خصوصیت ہے جس میں تشدید، طوالت اور انفی خصوصیت کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ عام طور پر وہ الفاظ جن میں درمیانی حالت میں دُہری /ڈ، ڈھ/ یا مشدّد /ڈّ/ پائی جاتی ہے، اپنی دوسری شکلیں بھی رکھتے ہیں، جنھیں اہلِ زبان یکساں طور پر قبولیت کا درجہ دیتے ہیں، مثلاً:

بڈّھا	bUḍḍha	بوڑھا	buṛha
گڈّھا	gəḍḍha	گڑھا	gəṛha
ٹھڈّی	ṭhUḍḍi	ٹھوڑی	ṭhoṛi

صرف گڈّھا میں غیر تنفیک (غیر تکریریہ) کا عروض تشدید کے سہارے کو ختم کر کے مختصر مصوتے کی تبدیلی کے بغیر تنفیک کے عروض کی تشکیل کرتا ہے۔

بعض مثالوں میں صرفی اعتبار سے /ڑ/ اور /ٹ/ کا تبادل ممکن ہے۔ غیر مسموع بندشیے /ٹ/ اور مسموع تنفیک دار آواز /ڑ/ کے درمیان پائی جانے والی واحد مشترک خصوصیت معکوسیت ہے:

فعل (سادہ)		فعل (سببی)	
پھوٹنا	phuṭna	پھوڑنا	phoṛna
چھوٹنا	chuṭna	چھوڑنا	choṛna
پھٹنا	phəṭna	پھاڑنا	phaṛna
جُٹنا (جُڑنا)	(jUṛna) jUṭna	جوڑنا	joṛna

بعض اوقات، جیسا کہ آخری مثال میں ہے، سادہ فعل میں /ٹ/ اور /ڑ/ دونوں آوازیں پائی جاتی ہیں۔

/ڑ/ کا مطالعہ، اس کے متبادلات کو /ر/ سے مقابلہ کرنے پر بھی کیا جا سکتا ہے جس میں صوتیاتی اور عضویاتی اعتبار سے چند خصوصیات مشترک ہیں۔ اردو رسم خط میں یہ مغالطہ موجود ہے جس کی وجہ سے ایک مخصوص علامت (ؕ) کا اضافہ کر کے /ر/ کو /ڑ/ میں بدل دیا جاتا ہے۔ دیوناگری رسم خط میں ان کے نمایاں کردار کو برقرار رکھا جاتا ہے اور /ڈ/ اور /ڑ/ اور /ڈھ/ اور /ڑھ/ کے قریبی رشتے کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ متبادلات کی مثالیں پیش ہیں:

پوری	puri	پوڑی	puṛi
کچوری	kəcəuri	کچوڑی	kəcəuṛi
کرور	kəror	کروڑ	kəroṛ

ساری	sari	ساڑی	saṛi
گھرکی	ghUrki	گھڑکی	ghUṛki
بَریاں	bərIa^{n}	بڑیاں	bəṛIa^{n}
پھلواری	phUlvari	پھلواڑی	phUlvaṛi

اُردو بولنے والے مذکورہ بالا دونوں شکلوں کا استعمال کرتے ہیں۔

سنسکرت اور چند دوسری ہندوستانی زبانوں کے برعکس عروضی خصوصیت کی حیثیت سے اُردو میں معکوسیت پورے صوت رکن پر پھیلی ہوئی نہیں ہوتی ہے عام قاعدے کے مطابق معکوسی اثر پہلے واقع ہونے والے مصوتوں اور سیّال آوازوں پر پھیلا ہوتا ہے۔ /ə/ ایک سب سے زیادہ عام مصوتہ ہے جس میں معکوسیت کے آثار دیکھنے کو ملتے ہیں۔ دوسرے اگلے مصوتے بھی جب دو معکوسی آوازوں کے درمیان واقع ہوتے ہیں تو ان کا تلفظ معکوسی تغیر کے ساتھ کیا جاتا ہے، مثلاً:

ڈھیڑا	ḍheṛa	ٹیڑھا	ṭeṛha

ان الفاظ کے مصوتوں میں ایک عجیب قسم کے کھوکھلے پن کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ معکوسیت ہے۔

ایسی معکوسی آوازوں کی مثالیں بہت کم ہیں جن کے فوراً پہلے کوئی مصمتہ آتا ہے۔ انگریزی کے چند مستعار الفاظ (مثلاً card, board) کو مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے /ڈ، ڈھ/ اور /ڑ، ڑھ/ سے قبل کبھی کوئی مصمتہ واقع نہیں ہوتا۔ صرف چند ہی الفاظ ایسے ہیں جن میں سیّال /ل/، /ٹ/ اور /ڑ/ سے قبل واقع ہوتا ہے، مثلاً:

پلٹا	pəlṭa
اُلٹا	Ulṭa

بالٹی balṭi

پَلڑا pəlṛa

(پَلّا pəlla بھی کہتے ہیں)

ان مثالوں میں /ل/ کی آواز ما بعد کی آواز کی معکوسی خصوصیت سے متاثر ہوتی ہے۔ دراصل جب /ل/ کی آواز تھپک دار (تکریری) معکوسی آواز /ڑ/ سے قبل واقع ہوتی ہے تو اُردو بولنے والا اسے سنبھال نہیں پاتا اور پَلڑا کو پَلّا سے بدل دیتا ہے۔ اُردو بولنے والوں کے لیے /ل ڑ/ سب سے مشکل معمئی انصال ہے۔ یہ بجز اس ایک لفظ کے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے، کسی اور لفظ میں واقع نہیں ہوتا۔ مقامی انصال کی حیثیت سے بھی اس کا وقوع ناممکن ہے، کیوں کہ /ڑ/ کسی بھی اُردو لفظ کے شروع میں نہیں آتی۔

عام طور پر معکوسیت کی سب سے بڑی مقدار مشدّد اور دُہری شکلوں ہی میں پائی جاتی ہے، مثلاً:

گُڈّی gUḍḍi

بُڈّھی bUḍḍhi

مِٹّی mIṭṭi

مُٹّھی mUṭṭhi

درمیانی حالت میں معکوسیت ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔ ابتدائی اور آخری حالتوں میں یہ کمزور ہو جاتی ہے۔

کمیّت کی عروضیات

(الف) مصوتے

اُردو مصوتوں کی طوالت اور اختصار کے بارے میں ہندوستانی قواعد نویسوں میں کافی خلطِ مبحث پایا جاتا ہے۔ دیوناگری رسمِ خط میں یقینی طور پر یہ مغالطہ موجود ہے کہ طویل اور مختصر مصوتوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ ممکن ہے۔ اس سلسلے میں اردو رسمِ خط اور بھی زیادہ ناقص ہے۔ "لیکن ہندوستانی میں طوالت کا فرق زیادہ نہیں ہے، جو اہم فرق دیکھنے میں آتا ہے وہ کیفیت کا فرق ہے۔" اُردو کی دس مصوتی آوازیں 'بنیادی' حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ آوازیں صوتیاتی اعتبار سے مماثل نہیں ہیں، اور بالعموم تقسیم کے لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ بدلی نہیں جاسکتیں۔ یہ ممیّز بھی ہیں۔

لیکن ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں جن میں یہ ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ طور پر بدلی جاسکتی ہیں، مثلاً:

آسمان asman اَسمان əsman

لہٰذا مسئلے پر کیفیت کے نقطۂ نظر سے بھی غور کرنا ہے، جیسا کہ دیوناگری رسمِ خط میں پایا

جاتا ہے۔

خالص تجز صوتیاتی نقطۂ نظر سے یہ ممکن نہیں ہے کہ مصوتوں کو طویل اور مختصر کی حیثیت سے برتا جائے۔ مصوتی کیفیات کے غیر محدود درجات کا ایک لگاتار سلسلہ ہوتا ہے، لہٰذا جہاں تک طول کا تعلق ہے درجہ بندی کے ایک عمومی نظام کی ترتیب اور بھی زیادہ مشکل ہو جاتی ہے۔ دوسری بہت سی زبانوں کے برخلاف مصوتوں کی طوالت اُردو کی کوئی اہم خصوصیت نہیں۔ اپنے مقصد کے لیے امتداد کے صرف دو درجے دکھلانا کافی ہوگا:

(الف) طویل، اور

(ب) مختصر

امتداد کو بین الاقوامی صوتیاتی رسم خط کی علامتوں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔

۱۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، مصوتوں میں کئی طرح کا تباین پایا جاتا ہے۔ مصوتوں کے طویل اور مختصر ہونے کی کوئی مطلق کمیّت مقرر نہیں کی جا سکتی۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ ایک نسبتہً طویل مصوتہ اسی حالت میں پائے جانے والے ایک نسبتہً مختصر مصوتے کا دوگنا طویل ہوتا ہے۔

۲۔ اُردو کا کوئی بھی لفظ /ə/ ، /I/ اور /U/ پر ختم نہیں ہوتا۔ جب مصوتے /a, i, e, o/ لفظ کے آخر میں واقع ہوتے ہیں تو قدرے مختصر ہو جاتے ہیں (کثیر صوت رکنی الفاظ میں)۔ "لیکن ان کی کیفیات کو برقرار رکھنا چاہیے اور انھیں ڈھیلا نہیں چھوڑنا چاہیے اور نہ انھیں /ə, I, əi/ یا /əu/ کی نچلی حالت تک لے جانا چاہیے"، تاکہ ان کے ساتھ اگر طول کی علامت (:) استعمال کی جائے تو اس سے مراد صرف وہ کیفیت ہو جو ان مصوتوں میں پائی جاتی ہے۔

جب یہ یک صوت رکنی الفاظ کے آخر میں واقع ہوتے ہیں تو قدرے طویل

ہو جاتے ہیں، مثلاً:

آ	a:
جا	ja:
کھا	kha:

۳۔ دوسری بہت سی زبانوں کی طرح اردو کے طویل مصوتوں کا طول اس وقت متاثر ہوتا ہے جب مابعد کا مصمتہ مسموع یا غیر مسموع ہوتا ہے۔ اگر بعد کی آواز مسموع مصمتہ ہے تو یہ نسبتہً طویل ہوگا اور اگر بعد کی آواز غیر مسموع ہے تو یہ نسبتہً مختصر ہوگا، مثلاً:

آب	ab	بہ مقابلہ	آپ	ap
آدھ	adh	؍؍	آٹھ	aṭh
عید	id	؍؍	ایکھ	ikh
ایڑ	eṛ	؍؍	ایک	ek

(میرے خیال میں یہی وجہ ہے کہ اردو شاعروں کی شعری حیثیت عام طور پر شاعری میں ایک کو اک کی طرح برتتی ہے)۔

۴۔ انفی مصمتوں سے قبل واقع ہونے والے طویل مصوتے قدرے مختصر ہو جاتے ہیں۔ مقابلہ کیجیے:

دان	dan	اور	دال	dal
چھین	chin	؍؍	چھیل	chil
سیم	sem	؍؍	سیر	ser

۵۔ مصوتوں کی انفیت کے ساتھ یہ بات نہیں پائی جاتی۔ اس وقت درحقیقت ان کی مدّت طویل ہو جاتی ہے، مثلاً:

چاند	ca^nd
گیند	ge^nd
ہینگ	hi^ng

۶۔ مشدد مصمتوں (مثلاً ہڈی) کی طرح صوت رکنی مصمتے بھی طویل مصوتے کے تداخل کو برداشت نہیں کرتے۔ یہ بات عربی اور سنسکرت دونوں زبانوں کے مستعار الفاظ کے بارے میں کہی جا سکتی ہے، مثلاً:

مکْر	mәkr
عَدْل	әdl
صَدْر	sәdr
صَبْر	sәbr
بَدْر	bәdr

فارسی کے مستعار الفاظ میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں، مثلاً:

پَسْت	pәst	پوُسْت	post
گشت	gәšt	گوشت	gošt
دَست	dәst	دوست	dost

۷۔ ممتاز صوت رکن کے ساتھ ہمیشہ ایک نسبتہً مختصر مصوتے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ اسمیہ ہیئتوں میں لاحقہ لگا کر یا فعلی ہیئتوں کے اختتامی عناصر میں تبدیلی پیدا کر کے کیا جا سکتا ہے، مثلاً:

دید	did	دیدار	¹didar
یار	yar	یاری	¹yari
بار	bar	باری	¹bari

ہار	har	ہاری	^{1}hari
مار	mar	مارے گا	^{1}marega

یہاں تک کہ مصوتی تسلسل میں بھی ممتاز صوت رکن مختصر اور تزخیمی مصوتی کیفیت پر مشتمل ہوتا ہے، مثلاً:

گا	ga	گائے	^{1}gae
رو	ro	روئے	^{1}roe
رُو	ru	روئی	^{1}rui
دی	di	دیے	^{1}dIe

۸۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ اُردو کے طویل مصوتے جب کثیر صوت رکنی الفاظ کے آخر میں واقع ہوتے ہیں تو مختصر ہو جاتے ہیں۔ دیوناگری رسم خط میں جب اسم کی جمع بنائی جاتی ہے تو طویل مصوتے کی جگہ مختصر مصوتے کی 'ماترا' کا استعمال ہوتا ہے جس سے نہ صرف کیفیت کی تبدیلی ظاہر ہوتی ہے بلکہ کمیت کی تبدیلی کا بھی پتا چلتا ہے۔ اگرچہ صرف ایک مختصر مصوتہ اور اسی کمیت کا ایک طویل مصوتہ صوتیاتی اعتبار سے یکساں اور تقسیم میں باہم اخراجی ہوتے ہیں:

واحد		جمع	
بکری	bəkri	بکریاں	bəkrIa^{n}
لڑکی	ləṛki	لڑکیاں	ləṛkIa^{n}
شادی	šadi	شادیاں	šadIa^{n}

اس طرح دیوناگری رسم خط مصوتوں کی تقسیم کے باہم اخراجی اصولوں کو برقرار نہیں رکھتا:

۹۔ ہم نے مصوتۂ ماقبل کے طول پر صوت رکنی مصمتوں کے اثر کی بات کہی ہے۔ اصولاً مشدّد مصمتوں (جو بالعموم دُہرے مصمتے کہے جاتے ہیں) سے قبل طویل مصوتے کبھی واقع نہیں ہوتے۔ درحقیقت مصمتوں سے قبل واقع ہونے والے مختصر مصوتے بھی طول کی حد تک ان سے متاثر ہوتے ہیں۔ مشرقی اضلاع کی بولیوں (اودھی، بھوج پوری اور مگہی) میں "مصوتوں کو سستی کے ساتھ ادا کرنے کا زبردست رجحان پایا جاتا ہے"۔ یہ بولیاں مشدّد مصمتوں کے استعمال کی بہت زیادہ موافقت نہیں کرتیں اور مصوتوں کے طول کو برقرار رکھتی ہیں۔ ان میں الفاظ کی دو شکلیں پائی جاتی ہیں، ایک مشدّد اور دوسری طویل مصوتوں پر مشتمل۔ اُردو سے ایک مثال پیش ہے:

بُڈّھا	bUddha	بوُڑھا	burha

۱۰۔ اُردو کے مختصر مصوتوں میں طول کے تغیّرات بھی پائے جاتے ہیں، لیکن یہ تغیّرات زیادہ واضح نہیں ہوتے۔ ان میں بولنے کی رفتار اور طرزِ تکلم کے لحاظ سے فرق پایا جاتا ہے۔

ایک خاص مسئلہ جو /I/ پر ختم ہونے والے سنسکرت الفاظ سے متعلق ہے، توجّہ چاہتا ہے:

کَوِ	kəvI	کَوی	kəvi
جَاتِ	jatI	جَاتی	jati
موُرتِ	murtI	موُرتی	murti

اس قسم کے سنسکرت الفاظ بالعموم 'ہل' (ساکن) ہو جاتے ہیں، مثلاً:

موُرتِ	murtI	موُرَتْ	murət
چھَبِ	chəbI	چھَبْ	chəb

لیکن جب یہ نیم مصوتوں /ی/ اور /و/ کے بعد آتے ہیں تو معاملہ بالکل مختلف ہو جاتا ہے۔ اس وقت مصوتی کیفیت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے، مثلاً:

کوِ (kəvI) ، کوی (kəvi) بن جاتا ہے نہ کہ کوْ (kəv)

(ب) مصمتے

اردو میں مصمتوں کے طول میں اتنا تغیّر نہیں پایا جاتا جتنا کہ مصوتوں کے طول میں پایا جاتا ہے۔ عام اصول سے قطع نظر کہ انفی، صفیری اور تھپک دار مصمتے زیادہ یا کم دیر تک ادا کیے جا سکتے ہیں، عربی سے مستعار الفاظ کی ایک اہم خصوصیت قابلِ توجّہ ہے۔ اُردُو میں مشدّد مصمتے الفاظ کے آخر میں واقع نہیں ہوتے، لیکن عربی کے بہت سے مستعار الفاظ کے آخر میں مشدّد مصمتے پائے جاتے ہیں جو مخصوص سیاق و سباق میں (شعر سنانے میں یا پُرزور لہجے میں) دوسری طرح سے ادا کیے جاتے ہیں۔

عربی		اُردُو	
حدّ	hədd	حدْ	həd
ردّ	rədd	ردْ	rəd

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے، چند سُرلہری نمونوں میں ان کا اصل عربی تلفظ سننے کو ملتا ہے۔

اُردُو میں مصوتی طُول زیادہ تر سُرلہر اور جملے کے آہنگ پر مبنی ہوتا ہے۔ اس لیے یہ قدرے پیچیدہ بھی ہوتا ہے۔ اُردو میں منفرد آوازوں کے طول میں جو مخصوص قسم کے تغیّرات پائے جاتے ہیں وہ منفرد الفاظ کے مقابلے میں جملے کے تانے بانے کی وجہ سے زیادہ ہیں۔ لفظ کی ساخت سے متعلق یہی چند مثالیں ملتی ہیں جو اوپر پیش کی گئی ہیں۔

صوتی امتیاز

اُردو کے منفرد الفاظ میں صوتی امتیاز کوئی بہت زیادہ نمایاں خصوصیت نہیں ہے، کیوں کہ یہ بامعنی نہیں ہے۔ لیکن ایسے الفاظ میں جو ایک سے زیادہ صوت ارکان پر مشتمل ہوتے ہیں، کوئی ایک صوت رکن ایسا ضرور ہوتا ہے جو دوسرے تمام صوت ارکان سے ممیز ہوتا ہے۔ "صوت رکنوں کا باہمی رشتہ" کچھ اس نوع کا ہوتا ہے کہ ایک صوت رکن مختلف قسم کی عروضیات کی وجہ سے باقی تمام صوت رکنوں سے زیادہ ممیز ہوتا ہے اور یہ "ممیز صوت رکن الفاظ کی تشکیل کرنے والے صوت رکنوں کے مجموعے کا مرکزہ ہوتا ہے۔" انگریزی کی 'تاکیدی' ہیئت اور اُردو لفظ کے 'امتیازی' صوت رکن میں فرق کرنا لازمی ہے۔ لہٰذا اُردو کے لیے صوتی امتیاز زیادہ اطمینان بخش اصطلاح ہے۔

اُردو میں جملے کو لفظ پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ جملوی تاکید (زور) کے مقابلے میں لفظی صوتی امتیاز ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ درحقیقت اہم الفاظ کے ممیز صوت ارکان جملے کے صوتی امتیاز سے مطابقت رکھتے ہیں۔ عام قسم کے غیر تاکیدی جملوں میں اہم الفاظ کے ابتدائی اور طویل صوت ارکان زیادہ تر

ممیز ہوتے ہیں، جب کہ حروفِ عطف، حرفِ جار مقدم اور امدادی افعال غیر ممیز ہوتے ہیں۔

صوتی امتیاز جو کیفیت کی طرح بامعنی نہیں ہوتا، گہرے طور پر اس سے وابستہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اُردو لفظ کے صوت رُکنی نمونے کو اس کی 'ماتراؤں' کی گنتی سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

اُردو لفظ کے صوتی امتیاز کو ذیل کے تین زمروں میں تقسیم کر کے بیان کیا جا سکتا ہے:

(الف) دو صوت رکنی الفاظ

(ب) تین صوت رکنی الفاظ

(ج) تین سے زیادہ صوت ارکان پر مشتمل الفاظ

(الف) دو صوت رکنی الفاظ

۱۔ پہلا صوت رکن ہمیشہ ممیز ہوتا ہے جب:

(۱) دونوں صوت رکن فطری طور پر طویل مصوتوں پر مشتمل ہوتے ہیں، مثلاً [CV̄/CV̄]:

آدھا	¹adha
بھوکا	¹bhuka
باجا	¹baja
جالا	¹jala
کالا	¹kala
سارا	¹sara

(۲) دونوں صوت رکن بہ اعتبارِ حالت طویل مصوتوں پر مشتمل ہوتے ہیں،

مثلاً [CVC/CVC] :

مَندَر ¹məndər

بالکل ¹bIlkUl

(۳) دونوں صوت رکن فطری طور پر اور بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتے ہیں۔

مثلاً [CVC/CVC] یا [LC/CVC] :

پاسبان ¹pasban

انبار ¹anbarr

(۴) پہلا صوت رکن فطری طور پر طویل ہوتا ہے اور دوسرا باعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، مثلاً [CV/CVC] :

قالب ¹qalIb

بادل ¹badəl

(۵) پہلا صوت رکن فطری طور پر اور باعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے اور دوسرا صرف فطری طور پر طویل ہوتا ہے، مثلاً [CVC/CV] :

راستہ ¹rasta

جوڑنا ¹jorna

(۶) پہلا صوت رکن فطری طور پر اور بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے اور دوسرا صرف باعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، مثلاً [CVC/CVC] :

کارگر ¹kargər

بیشتر ¹beštər

(۷) پہلا صوت رکن دہرے مصوتے پر مشتمل ہوتا ہے اور دوسرا باعتبارِ

حالت طویل ہوتا ہے، مثلاً:

قاعدہ ^{1}qaeda

سانولا ^{1}sa^{n}ola

(۸) پہلا صوت رکن دُہرے مصوتے پر مشتمل ہوتا ہے اور دوسرا باعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، مثلاً:

فوراً ^{1}fəurən

چونسٹھ cəu^{n}seṭh

۲۔ آخری صوت رکن اس وقت ممیّز ہوتا ہے جب:

(۱) پہلے صوت رکن میں مختصر مصوتہ ہوتا ہے اور دوسرا صوت رکن فطری طور پر طویل ہوتا ہے، مثلاً $[C\overset{S}{V}\overset{I}{/}C\overset{L}{V}]$:

چلے cə^{1}le

کھلے khI^{1}le

سُلا sU^{1}la

کھُلا khU^{1}la

(۲) پہلا صوت رکن مختصر ہوتا ہے اور دوسرا باعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، مثلاً $[C\overset{S}{V}\overset{I}{/}C\overset{S}{V}C]$ یا $[\overset{S}{V}\overset{I}{/}C\overset{L}{V}C]$:

جدھر jI^{1}dhər

خبیث xə^{1}bis

امیر ə^{1}mir

انار ə^{1}nar

(۳) پہلا صوت رکن مختصر ہوتا ہے اور دوسرا فطری طور پر اور باعتبار

حالت طویل ہوتا ہے، مثلاً [CV/CVC] :

نفیس	nəˈfis
نسیم	nəˈsim
حصول	hUˈsul
حِساب	hIˈsab

(ب) تین صوت رکنی الفاظ

۱۔ تین صوت رکنی الفاظ میں آخری صوت رکن اس حالت میں ممیز ہوتا ہے جب اس میں تین 'مائزائیں' ہوتی ہیں، مثلاً:

خدمت گار	xIdmətˈgar	[CVCCVCCVC]
اِشتراک	IštIˈrak	[VCCVCVC]
پاکستان	pakIsˈtan	[CVCVCCVC]

اِس قسم کا زور بالعموم قبلِ آخر صوت رکن کی مصوتی کیفیت (اگر کوئی ہو) پر اثر انداز ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ مختصر ہوجاتا ہے، مثلاً:

ہندُستان hIndUsˈtan

۲۔ قبلِ آخر صوت رکن اس وقت ممیز ہوتا ہے جب:

(۱) پہلا صوت رکن مختصر ہوتا ہے اور دوسرے دو صوت رکن فطری طور پر طویل ہوتے ہیں، مثلاً [CV/V/CV] :

جواری	jUˈari
مسالہ	məˈsala

(۲) پہلا صوت رکن مختصر ہوتا ہے اور دوسرے دو صوت رکن بہ اعتبارِ

حالت طویل ہوتے ہیں، مثلاً:

کمربند kə¹mərbənd

مُسلّم mU¹səlləm

(۳) پہلا صوت رکن مختصر ہوتا ہے اور دوسرے دو صوت رکن فطری طور پر اور بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتے ہیں، مثلاً:

اُگال دان U¹galdan

سِنگار دان sI^n¹ gardan

(۴) پہلا صوت رکن مختصر ہوتا ہے اور دوسرا فطری طور پر طویل اور تیسرا بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، مثلاً:

جسامت jI¹samət

ضخامت zə¹xamət

عظمت ə¹zimət

حقیقت hə¹qiqət

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ پیش قبلِ آخر صوت رکن بہ لحاظِ کمیّت ہمیشہ مختصر ہوتا ہے۔

۳۔ پیش آخر صوت رکن اس وقت ممیّز ہوتا ہے جب آخری صوت رکن دو (ماتراؤں) سے زیادہ پر مشتمل نہیں ہوتا اور قبلِ آخر مختصر ہوتا ہے، مثلاً:

سنترہ ¹səntra

بندگی ¹bəndgi

پابندی ¹pabəndi

۴۔ پہلے اور تیسرے صوت ارکان میں اس وقت تاکید پائی جاتی ہے

جب :

(۱) پہلا صوت رکن فطری طور پر طویل ہوتا ہے، دوسرا مختصر اور تیسرا فطری طور پر طویل ہوتا ہے، مثلاً :

سابقہ ¹sabI¹qa

لازمی ¹lazI¹mi

(۲) پہلا صوت رکن فطری طور پر طویل ہوتا ہے، دوسرا مختصر اور تیسرا بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، مثلاً :

عاطفت ¹atI¹fət

لازماً ¹lazi¹mən

(۳) پہلا صوت رکن بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، دوسرا مختصر اور تیسرا فطری طور پر طویل ہوتا ہے، مثلاً :

مبتدا ¹mUbtə¹da

جستجو ¹jUstə¹ju

(۴) پہلا صوت رکن بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، دوسرا مختصر اور تیسرا بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، مثلاً :

منحرف ¹mUnhə¹rIf

انجمن ¹ənjU¹mən

(۵) پہلا صوت رکن بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، دوسرا مختصر اور تیسرا بہ اعتبارِ حالت اور فطری طور پر طویل ہوتا ہے، مثلاً :

انکسار ¹InkI¹sar

انقلاب ¹Inq¹Ilab

(۶) پہلے دو صوت ارکان بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتے ہیں اور تیسرا فطری طور پر اور بہ اعتبارِ حالت طویل ہوتا ہے، مثلاً:

انگلستان ¹IngIIs¹tan

ہندستان hIndUs¹tan

(ج) کثیر صوت رکنی الفاظ

کثیر صوت رکنی الفاظ میں صوتی امتیاز پیش قبلِ آخر اور لفظ کے آخری تین صوت ارکان سے آگے منتقل نہیں ہوتا - ان میں سے ایک صوت رکن میں صوتی امتیاز مذکورہ قاعدوں کے مطابق پایا جاتا ہے، مثلاً:

جمع داری jəma¹dari

سمجھ داری səməjh¹dari

مختصر صوت ارکان پر کبھی تاکید نہیں پائی جاتی، خواہ وہ ابتدائی حالت ہی میں کیوں نہ آتے ہوں، اور اگر یکے بعد دیگرے دو طویل صوت ارکان واقع ہوتے ہیں تو ان میں سے پہلے صوت رکن پر زور ہوگا، مثلاً: مُطالبہ mU¹tall¹ba

مُضطربانہ ¹mUztərI¹bana اِنفرادی InfI¹radi مُراسلت mU¹rasIlət

مرکب لفظ میں صوتی امتیاز بعض اوقات کثیر صوت رکنی لفظ کے پہلے صوت رکن میں پایا جاتا ہے. اگرچہ یہ صوت رکن آخر سے تین صوت رکن کے فاصلے ہی پر کیوں نہ واقع ہو، بشرطیکہ قبلِ آخر اور پیش قبلِ آخر مختصر ہوں اور آخری صوت رکن دو 'ماترائوں' پر مشتمل ہو، مثلاً:

دردمندانہ ¹dərd-məndana اوڑھنا بچھونا ¹oṛhna-bIchəuna

چلتے پھرتے ¹cəlte-phIrte سوتے جاگتے ¹sote-jagte

مربوطے کی عروضیات

(الف) مصوتی تسلسل

عروضی خصوصیات کی حیثیت سے ^{y} اور ^{w} اُردو کے صوتیاتی نظام کی مماثل آوازوں سے مختلف ہیں۔ یہ نیم مصوتوں کا کردار بھی ادا کرتے ہیں، بالخصوص جب یہ ابتدائی حالت میں واقع ہوتے ہیں۔ مصوتی تسلسل کی حیثیت سے ان کی عروضی قدروقیمت ذیل میں بیان کی جاتی ہے:

۱۔ ^{y} عروض کے ساتھ تسلسل:

(۱) I..........a

پیا (فعل)	pI^{y}a
کیا (فعل)	kI^{y}a
نیارا (صفت)	nI^{y}ara

(۲) ə..........a

دَیا	də^{y}a
بَیا	bə^{y}a

حیا	hə^{y}a
گیا	gə^{y}a

(۳) a..........a

پرایا	pəra^{y}a
آمایا (فعل)	əma^{y}a
خدایا	xUda^{y}a
سکھایا (فعل)	sIkha^{y}a

(۴) I..........e

پیے (فعل)	pI^{y}e
سیے ″	sI^{y}e
لیے ″	lI^{y}e
دیے ″	dI^{y}e
جیے ″	jI^{y}e
کیے ″	ki^{y}e

(۵) I..........o

جیو (فعل)	jI^{y}o
پیو ″	pI^{y}o
کھائیو ″	khaI^{y}o
لائیو ″	laI^{y}o

۲۔ عروض کے تسلسل کے ساتھ:

(۱) a..........e

$a^{w}e$	آوے (فعل)
$ja^{w}e$	جاوے ،،
$la^{w}e$	لاوے ،،
$kha^{w}e$	کھاوے ،،

(۲) o.........e

$dho^{w}e$	دھووے (فعل)
$kho^{w}e$	کھووے ،،
$so^{w}e$	سووے ،،

(۳) e.........e

$de^{w}e$	دیوے (فعل)
$se^{w}e$	سیوے ،،
$le^{w}e$	لیوے ،،
$khe^{w}e$	کھیوے ،،

(۴) a.........a

$dha^{w}a$	دھاوا (اسم)
$la^{w}a$	لاوا ،،
$ka^{w}a$	کاوا ،،

(۵) ə.........a

$tə^{w}a$	تَوا (اسم)
$nə^{w}a$	نَوا ،،
$sə^{w}a$	سَوا (صفت)

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اُردو بولنے والے فعلی ہیئتوں میں "^{y}" عوض کو "^{w}" عوض پر ترجیح دیتے ہیں۔ آوے، جاوے کی جگہ آئے، جائے کا استعمال ہوتا ہے۔ "^{w}" عوض بولیوں اور قدیم اُردو میں زیادہ عام ہے۔

قدیم اُردو		جدید اُردو	
جاوے	ja^{w}e	جائے	ja^{y}e
آوے	a^{w}e	آئے	a^{y}e
کھووے	kho^{w}e	کھوئے	kho^{y}e
سووے	so^{w}e	سوئے	so^{y}e

سُنوانا	sUn^{w}ana	سُنانا	sUnana
کہلوانا	kəhel^{w}ana	کہلانا	kəhlana

(نیم مصوتے کا حذف)

مصوتی تسلسل کی مکمل توضیح کے لیے ایک تفصیلی جدول ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

مصوتی تسلسل

	ə	a	y	i	w	u	e	o	əw
ə		w		y		w	y		
a		y		y			w	y/w	
y									
i		y					y	y	
w									
u									
e							w	w	
əy									
o							w		
əw									

w = عروض

y = عروض

(ب) وسط مصوتی تداخل

مصوتی تسلسل کی y اور w عروضیات کے مسئلے کے ساتھ وسط مصوتی تداخل کا مسئلہ جڑا ہوا ہے جو ہمیشہ دو مصمتی اجزا کے درمیان پایا جاتا ہے، کیوں کہ کسی بھی رسائی یا نکاسی کا تعلق ان میں سے ایک مصوتے کے ساتھ ہوتا ہے۔ وسط مصوتی

تداخل کی سمعیت میں کافی حد تک تغیّر پایا جاتا ہے، اور اس کا انحصار بڑی حد تک مربوطیے کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ تدریجیے کی نوعیت جتنی زیادہ طویل ہوگی دو مصمتوں کے درمیان اتنا ہی زیادہ فاصلہ ہوگا، اور وسط مصوتی تداخل ہ کی قوتِ سماعت اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ یہ درحقیقت مصمتے کے ساتھ ایک مصوتے کا ارتقا ہے جو غیر صوت رکھنی ہوتا ہے۔

اُردو میں ثقیل مصمتی خوشوں، یعنی دو سے زیادہ مصمتوں کے تسلسل کی مثالیں نہیں پائی جاتیں۔ عام رجحان مصمتوں اور مصوتوں کے متبادل وقوع کا ہے۔ لگاتار تسلسل کی مثالیں صرف درمیانی اور آخری حالتوں ہی میں ممکن ہیں۔ ہائیہ بندشیوں کے استثنا کے ساتھ، زیادہ تر مصمتے لفظ میں تسلسل کے ساتھ واقع ہو سکتے ہیں۔

عروضی ہ ان الفاظ میں بہت نمایاں ہوتا ہے جن میں تدریجیے کو ایک طویل فاصلہ طے کرنا ہوتا ہے، مثلاً:

ڈبکی	dUbəki
جھپکی	jhəpəki
گھڑکی	ghUṛəki
ابجد	əbəjəd

یہی وجہ ہے کہ دولبی /ب/، /پ/، /م/ یا لب دندانی آوازوں کا بعد غشائی /ق/ کے ساتھ ارتباط تداخلی مصوتے کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

جب مصمتی تسلسل صوت رکھنی اکائی کی حیثیت سے واقع ہوتا ہے تو عروضی ہ وقوع پذیر نہیں ہوتا۔ اُردو الفاظ میں صوت رکھنی مصمتے زیادہ تر انفی، پہلوئی اور تھپک دار آوازوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ مستعار الفاظ میں /ت/ کا وقوع صوت

رکنی حیثیت سے بھی ہوتا ہے، مثلاً:

(۱) ت:

سَخت	səxt
چُست	cUst
کوفت	koft
پُشت	pUšt
قِسط	qIst

(۲) ن:

اَمْن	əmn
حُسْن	hUsn
رُکْن	rUkn

(۳) ل:

قَبْل	qəbl
نَقْل	nəql
اَصْل	əsl

(۴) ر:

قَدْر	qədr
بَدْر	bədr
صَدْر	sədr

لیکن ان الفاظ میں جیسے ہی کوئی لاحقہ جوڑا جاتا ہے اور خوشے دار مصمتے جیسے ہی درمیانی حالت میں منتقل ہوتے ہیں، عروضی /ا/ درمیان میں

آجاتا ہے، مثلاً:

سخت	səxt	سختی	səxəti
چُست	cUst	چستی	cUsəti
نَقل	nəql	نقلی	nəqəli
رُکن	rUkn	رکنیت	rUkəniyət

عروضی ہ مرکب شکلوں کے آخری اور ابتدائی مصمتوں کے مربوطیوں پر بھی واقع ہوتا ہے، مثلاً:

ہتھکڑی	həthəkəṛi
بدبختی	bədəbəxti
جیب کترا	jebəkətra
جیب گھڑی	jebəghəṛi

(ج) تشدید

تشدید یا مصمتوں کا دُہرا پن اُردُو زبان کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ ذیل کی مستثنیات کے ساتھ دوسرے تمام مصمتے بین مصوتی حالت میں مشدّد واقع ہوتے ہیں:

ڑ ، ش ، ف ، اور ژ

ہائیہ مصمتوں کا مشدّد ہونا ممکن نہیں۔ ان کی مشدّد شکل غیر ہائیہ آواز کے امتزاج سے تشکیل پاتی ہے۔ دُہرے مصمتوں کے دونوں عناصر یا تو مسموع ہوتے ہیں یا غیر مسموع، مثلاً:

اَچّھا	əccha

اَٹّھا	əṭṭha
اَدّھا	əddha
چَکّر	cəkkər
ڈِبّا	ḍIbba

مشدّد مصمتوں سے قبل واقع ہونے والے مصوتے عام طور پر مختصر ہوتے ہیں، لیکن جب اس لفظ کی غیر مشدّد شکل کا استعمال ہوتا ہے تو اس کا مصوتہ طویل ہو جاتا ہے، مثلاً:

مَتّھا	məttha	ماتھا	matha
چَچّا	cəcca	چاچا	caca (یا چچا cəca)
چَکّی	cəkki	چاکی	caki

چند مستثنیات کا ذکر بے جا نہ ہوگا جن میں تشدید کا حذف مصوتۂ ماقبل پر اثر انداز نہیں ہوتا، مثلاً:

نَلّی	nəlli	نلی	nəli
رَکّھا	rəkkha	رکھا	rəkha
چَکّھا	cəkkha	چکھا	cəkha
اُٹّھیں گے	Uṭṭhe^{n}ge	اُٹھیں گے	Uṭhe^{n}ge

ان الفاظ کی دونوں شکلیں قابلِ قبول ہیں، اگرچہ رجحان غیر مشدّد شکلوں کو ہی ترجیح دینے کا ہے۔ معکوسیت کی طرح تشدید بھی جو برج بھاشا، اودھی اور فارسی کے اثر سے آئی ہے، نہ تو اتنی شدید ہے اور نہ اتنی وسیع جتنی کہ پنجابی اور راجستھانی بولیوں میں پائی جاتی ہے۔

عروضی خصوصیت کی حیثیت سے اس کا شمار چُستِ تکلّم اور تاکید کے

زمرے میں ہوتا ہے۔ یہ صفیری یا تھپک دار اور سیّال آوازوں کے مقابلے میں بندشی آوازوں کے ساتھ اور بھی زیادہ چُست ہو جاتی ہے، مثلاً:

کھٹّا	khətta
بُڈّھا	bUddha
بَلّا	bəlla
غَرّہ	ğərra

اس کا گہرا رشتہ کمیّت کی عروض سے ہے۔ بہت سی حالتوں میں یہ بامعنی بھی ہے، مثلاً:

پَتا	pəta	پَتّا	pətta
سٹا	səta	سَٹّا	sətta
رسا	rəsa	رَسّہ	rəssa
پٹا	pəta	پَٹّا	pətta

ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں جن میں تشدید کی دو شکلوں یعنی غیر ہائیہ اور ہائیہ سے بھی معنی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً:

پَٹّا	pətta	پَٹّھا	pəttha
پَتّر	pəttər	پَتّھر	pətthər

(د) ہائیت

/ہ/ کی آواز کے علاوہ ہندوستان کی دوسری ہند آریائی زبانوں کی طرح ہائیت اُردو کی ایک خاص صفت ہے۔

ہائیہ مصمتوں :

کھ چھ ٹھ تھ پھ

گھ جھ ڈھ دھ بھ ڑھ

کے لیے دیوناگری رسم خط میں الگ الگ حروف موجود ہیں۔ ان کی حیثیت تنہا بامعنی آوازوں کی ہے۔ یہ دو الگ الگ یونٹوں کا جوڑ نہیں۔ اُردو میں یہ ابتدائی، بین مصوتی اور آخری حالتوں میں واقع ہوتے ہیں (بہ استثنائے /ڑھ/ جو آخری حالت میں واقع نہیں ہوتا)۔ یہ معطوفی مصمتے نہیں ہیں۔ ہائیت بندشیے کی نکاسی کے ساتھ ہی 'خارج' ہوتی ہے۔

لیکن مسلم دورِ حکومت کے آغاز میں (بالخصوص دکن میں) جب پہلی بار فارسی عربی رسم خط ایک ہندوستانی زبان کے لیے اختیار کیا گیا تو ان ہائیہ آوازوں کو نھ، مھ، لھ، رھ، یھ اور وھ کی طرح سمجھا گیا جو درحقیقت صرف بین مصوتی حالت میں واقع ہوتے ہیں (نھ ایک یا دو جگہ آخری حالت میں بھی واقع ہوتا ہے)۔ /پھ/، /بھ/ کے برخلاف، ان آوازوں کے لیے دیوناگری میں بھی علاحدہ حروف موجود نہیں ہیں۔ کیلاگ (Kellog) (A Grammar of the Hindi Language، ص ا) نے انھیں معطوفی مصمتے قرار دیا ہے۔ لیکن یہ معطوفی مصمتوں سے مختلف ہیں، کیوں کہ انھیں ایک ہی کوشش میں ادا کیا جاتا ہے۔ ان میں ہائیت کے جزو کو عروضی اعتبار سے بیان کیا جا سکتا ہے۔

اس قسم کی مثالوں مثلاً :

تُمھیں tUmhe

تُمھیں	tUmheⁿ
ننّھا	nənha
اُنھوں	Unhoⁿ

ملھار	məlhar
وھاں	vha^n

میں 'ھ' کا عنصر لفظ کے ایک بڑے حصے پر پھیلا ہوا ہے جسے تجزِ صوتیاتی اعتبار سے یوں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

$\frac{\text{ھ}}{\text{تمیں}}$	$\frac{h}{tUme^n}$
$\frac{\text{ھ}}{\text{ننا}}$	$\frac{h}{n\partial na}$
$\frac{\text{ھ}}{\text{انوں}}$	$\frac{h}{Uno^n}$
$\frac{\text{ھ}}{\text{ملار}}$	$\frac{h}{m\partial lar}$
$\frac{\text{ھ}}{\text{واں}}$	$\frac{h}{va^n}$

(وَہاں) (vəha^n)

لفظ کے ایک بڑے حصے پر ہائیت کی توسیع کا رجحان، عام /ہ/ کے مقابلے میں اسے کمزور بنا دیتا ہے۔ درحقیقت دلی کی بول چال کی زبان میں یہ بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

تمھیں	tUmhe^n	تمیں	tUme^n
ننھا	nənha	ننّا	nənna
وَہاں	vəha^n	وَاں	va^n

تاہم اس کی عروضی عمل پذیری قائم رہتی ہے اور یہ رجحان ان معنوں میں ختم نہیں ہوتا کہ اس کا کوئی سُراغ ہی نہ مل سکے۔

مذکورہ بالا مثالوں میں ہائیت بامعنی نہیں ہے، جیساکہ /پھ/، /بھ/، /تھ/، /ٹھ/ وغیرہ میں یہ بامعنی ہے، جہاں اس کی غیر موجودگی کی وجہ سے اکثر معنی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً:

پَٹ	pəṭ	پھَٹ	phəṭ
تَک	tək	تھَک	thək
ٹاٹ	ṭaṭ	ٹھاٹھ	ṭhaṭh
کَل	kəl	کھَل	khəl
گُن	gUn	گھُن	ghUn
ڈال	ḍal	ڈھال	ḍhal

اس طرح نھ، مھ، لھ، رھ اور وھ کا وقوع غیر ابتدائی صوت رکن کے آغاز یا اختتام کا نشان ہے۔ لہٰذا ان کا تعلق عروضی نظام سے ہے۔

(۵) مسموعیت اور غیر مسموعیت

تسلسلِ کلام کی یہ ایک اہم تجرید ہے اور اُردو کی ایک قابلِ ذکر خصوصیت بھی، جس میں ایک آواز سے دوسری آواز تک منتقلی بہت زیادہ باریک اور ممیّز نہیں ہوتی۔ یہ لفظ کی سطح پر بھی پائی جاتی ہے۔ یہ عام طور پر رجعی ہوتی ہے۔ اس میں پائی جانے والی صوتیاتی عضویاتی خصوصیات کے لحاظ سے اسے تین بڑے حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جو:

(الف) صوت تانت

(ب) نرم تالو، اور

(ج) زبان

کی حرکت کو متاثر کرتے ہیں۔

۱۔ مربوطیاتی تسلسل میں مسموع بندشیوں (خواہ ہائیہ یا غیر ہائیہ) سے قبل واقع ہونے والے غیر مسموع بندشیے مسموعی خصوصیت کے حامل بن جاتے ہیں، مثلاً:

(الف) مفرد الفاظ:

کتبہ	kətba	کتبہ	kətba (v)
اکبر	əkbər	اکبر	əkbər (v)

(ب) مرکّب الفاظ:

خدمت گار	xIdmətgar	خدمت گار	xItmətgar (v)
پیچ دار	pecdar	پیچ دار	pecdar (v)
بات چیت	batcit	بات چیت	batcit (v)

۲۔ مربوطیاتی تسلسل میں مسموع بندشیوں سے قبل واقع ہونے والے غیر مسموع صفیرے بھی مسموعی خصوصیت کے حامل بن جاتے ہیں، مثلاً:

صفدر	səfdər	صفدر	səfdər (v)
مخبر	mUxbIr	مخبر	mUxbIr (v)
تسبیح	təsbih	تسبیح	təsbih (v)
اخبار	əxbar	اخبار	əxbar (v)
اصغر	əsgər	اصغر	əsğər (v)
افضل	əfzəl	افضل	əfzəl (v)

۳۔ مربوطیاتی تسلسل میں غیر مسموع مصمتوں سے قبل واقع ہونے والے ہائیہ اور غیر ہائیہ مسموع بندشیے غیر مسموع ہو جاتے ہیں، مثلاً:

تبصرہ	təbsIra	تبصرہ	təb̥sIra
خدشہ	xədša	خدشہ	xəd̥ša
ابخرات	əbxərat	ابخرات	əb̥xərat
اب تک	əb-tək	اب تک	əb̥-tək
آج کل	aj-kəl	آج کل	aj̥-kəl

۴۔ مسموع صفیریے اس وقت غیر مسموع بن جاتے ہیں جب ان کے بعد کوئی غیر مسموع بندشیہ یا صفیریہ واقع ہوتا ہے، مثلاً:

مُضطر	mUztər	مُضطر	mUz̥tər

مذکورہ عروض کی تجرید کے سلسلے میں حسبِ ذیل مشاہدات سامنے آتے ہیں:

(الف) اس کے صوتی امتیاز کا انحصار تکلم کی رفتار پر ہوتا ہے۔ یہ منفصل، اتصالی اور 'زود اتصالی' طرز کے لحاظ سے متغیر ہوتی رہتی ہے۔ جملوں اور مرکب الفاظ کے بارے میں یہ بات زیادہ صحیح ہے (بہ مقابلہ منفصل مفرد الفاظ) کیوں کہ وہاں ایک آواز میں دوسری آواز پیوست ہوتی چلی جاتی ہے اور ان کے درمیان میں کوئی واضح حدِ فاصل نہیں ہوتی۔

(ب) مسموع اور غیر مسموع عروضی خصوصیت کے یہ معنی نہیں کہ ——

"آواز C کے زیرِ اثر، آواز A ، آواز B میں تبدیل ہو جاتی ہے۔"

(ڈینیل جونز، An Outline of English Phonetics ، ص ۲۰۳)

اس صورت میں عروضی خصوصیت مربوطیے کے پورے علاقے کے اوپر پھیل جاتی ہے جس کا اثر مخرج پر بھی پڑتا ہے اور صوت تانتوں پر بھی —— درحقیقت

پورا لفظ متاثر ہوتا ہے۔ قریبی تکلمی علاقوں والی آوازوں کے مربوطیاتی تسلسل میں مخرج اور بعض اوقات طرزِ تکلم پر بھی اثر پڑتا ہے:

(الف) بات چیت =bat-cit بات چیت = bat̥-cit (باچ چیت bac-cit)

(ب) رت جگا = rət-jəga رت جگا =rət̥-jəga (رج جگا rəj-jəga)

(ج) پت جھڑ =pət-jhəɽ پت جھڑ = pət̥-jhəɽ (پج جھڑ pəj-jhəɽ)

اوپر کی مثالوں میں /ت/ حرف غیر مسموع ہی نہیں رہتا بلکہ اس کا مخرج دندانی سے پیش حنکی ہو جاتا ہے۔ مخرج کی یہ منتقلی تشدید سے مطابقت نہیں رکھتی، جس میں تکلم کی قوت اور زور پایا جاتا ہے۔ لہٰذا "بات چیت" کو "باچ چیت" لکھنا مناسب نہ ہوگا، جیسا کہ ہم نے اپنی عملی آسانی کے لیے اوپر کیا تھا۔

حواشی

۱۔ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم یہاں ان مفصل گردانوں کو نہیں پیش کر رہے ہیں جن سے ہمیں صوتیاتی تجزیہ ترتیب دینا ہے۔

۲۔ تجز صوتیات میں 'عروض' (Prosody) کے تصور کو سب سے پہلے لسانیات کے دبستانِ پراگ (Prague School) میں فروغ حاصل ہوا خاص طور پر این۔ ایس۔ تروبتسکوائے (N. S. Trubetzkoy) کی مشہور تصنیف تجز صوتیات کے اصول (The Principles of Phonology) میں۔ بعد میں لندن کے اسکول آف اورینٹل اینڈ افریکن اسٹڈیز کے پروفیسر جے۔ آر۔ فرتھ (Prof. J. R. Eirth) نے ا۔۔ ر تجز صوتیاتی نظریے کی شکل دی۔ مصنف نے ان کی تحریرات سے خاطر خواہ استفادہ کیا ہے۔

۳۔ بیلی (Bailey) ، نے کو پنجابی بولیوں کا ایک سادہ مصوتہ قرار دیا ہے۔ چیٹرجی نے /ai/ کو بنگالی مصوتہ قرار دیتے ہوئے بیلی سے اتفاق کیا ہے۔ ڈاکٹر دھیریندر ورما (ہندی بھاشا) نے اس کی دہری مصوتیت پر زور دیا ہے۔ ہمارے خیال میں اس میں متکلم کی رفتار اور طرز کے لحاظ

سے بھی تغیّر پیدا ہوتا ہے۔

نیز

V= مصوتے (Vowel) مراد ہیں۔

C= مصمتے (Consonant) مراد ہیں۔

^{n}= علامتِ انفیت

L= طویل (Long)

S= مختصر (Short)

لسانیاتی اصطلاحات

آخری	Final
آہنگ/وزن	Rhythm
ابتدائی	Initial
ابتدائی الحاق	Prothesis
ابتدائی الحاقی مصوتہ	Prothetic vowel
اتصال	Juncture
اختتام	Termination
اختصار	Shortness
استقراض/مستعاریت	Borrowing
اُسلوب	Style
اسمی ہیئت	Nominal form
اضافہ/الحاق	Interpolation
اَقلّی	Minimal
اکائی	Unit
اگلا	Front
امتداد/مدت	Duration
امدادی/معاون	Auxiliary
انفجار/پھوٹن	Plosion
انفی	Nasal
انفیت	Nasalization
بندش	Closure
بندشیہ	Plosive
بنیادی	Basic
بولی	Dialect
بین مصوتی	Intervocalic
بین الاقوامی صوتیاتی رسم خط	IPA (International Phonetic Alphabet)

پچھلا	Back
پس غشائی	Post-velar
پیش قبلِ آخر	Ante-penultimate
تاکیدی	Emphatic
تبادل	Alternance
تبدیلِ محل	Transposition
تجز صوتیات	Phonology
تجز صوتیاتی	Phonological
تجزیہ	Analysis
تحریر	Transcription
تخالفی	Contrasting
تداخلی مصوتہ	Intervening vowel
تدریج	Gradation
تدریجیہ	Glide
ترکیب	Phrase
ترمیم/تبدیلی	Modification
تسلسل	Sequence
تشدید	Gemination
تعریف	Definition
تغیر/تباین	Variation
تقسیم	Distribution
تقسیمی	Distributional
تکریری/تھپک دار	Flapped
تکلّم/کلام	Speech
تکلّمی آواز	Speech-sound
تکمیلی تقسیم	Complementary distribution
تلفّظ	Pronunciation
تلفّظ/صوت ادائی	Articulation
تلفظی	Articulatory
توضیح	Description
تین صوت رکن	Trisyllabic
ثانوی	Secondary
جارِ مقدّم	Preposition
جدید اُردو	Modern Urdu
جمع	Plural
جملہ	Sentence
جہری آواز	Sonant
چُست	Tense
حدبندی	Delimitation
حذف	Omission
حرکتِ نبض	Pulse
حنکیت	Palatalization

تقسیم/درجہ بندی	Classification
خاص/ابتدائی/بنیادی	Primary
خوشہ	Cluster
درمیانی	Medial
دندانی	Dental
دوصوت رکنی	Disyllabic
دولبی	Bilabial
دُہرا مصوتہ	Diphthong
دُہری ترسیم	Digraph
دُہری مصوتی	Diphthongal
دُہری مصوتیت	Diphthongization
ذخیرۂ الفاظ	Vocabulary
رجعی	Regressive
رسمِ خط	Script
رفتار	Tempo
رگڑ	Friction
زبان	Language
زور/تاکید	Stress
ساخت	Structure
سُر لہر	Intonation
سُست/ڈھیلا	Lax

حنکی	Palatal
سمعی	Auditory
سمعیاتی	Acoustic
سمعیت	Audibility
سیّال	Liquid
شکل/ہیئت	Form
صرفی	Morphological
صفیریہ	Fricative
صوت/آواز	Sound
صوتی امتیاز	Prominence
صوت تانت	Vocal cords
صوت رکن	Syllable
صوت رکنی	Syllabic
صوتیاتی	Phonetic/Phonematic
صوتیاتی طور پر	Phonetically
صیغۂ امر	Imperative
طوَل	Length
طویل مصوتہ	Long vowel
عام بول چال	Colloquial
عبور	Transition
عروض (صوتیات)	Prosody

سُست تکلّم	Lax articulation
عروضی	Prosodic
عروضیات	Prosodies
عضویاتی	Physiological
عطف	Conjunction
علامت	Symbol
علمِ ہجا / املا	Orthography
عنصر	Element
غشا / نرم تالو	Velum
غیر ابتدائی	Non-initial
غیر صوتیاتی	Non-phonemic
غیر مسموع	Voiceless
فعلی	Verbal
فعلی ہیئت	Verbal form
فقرہ	Clause
قائم مقامی / تبادل	Substitution
قبلِ آخر	Penultimate
قدیم اُردو	Old Urdu
قطع کاری	Segmentation
قطعہ / ٹکڑا	Segment
قواعد	Grammar

قواعدی	Grammatical
قوی / شدید	Vigorous
کثیر صوت رکنی	Polysyllabic
کمیّت / مقدار	Quantity
گردان	Paradigm
لاحقہ	Suffix
لب دندانی	Labio-dental
لسانی / لسانیاتی	Linguistic
لسانی طبقہ / گروہ	Speech-community
لغوی	Lexical
لفظ	Word
لفظی نشان گر	Word-marker
لہاتی	Uvular
ماحول	Envirnoment
متبادل	Alternative
مختصر مصوتہ	Short vowel
مخلوط زبان	Mixed language
مربوطیہ	Junction
مرکب لفظ	Compound word
مرکزہ	Nucleus
مستعار لفظ	Loan-word

System	نظام	Voicing	مسموعیت
Theory	نظریہ	Geminated	مشدّد
Breath-force	نفسی زور	Consonant	مصمتہ
Distinctive	نمایاں/امتیازی	Consonantal	مصمتی
Pattern	نمونہ	Consonant cluster	مصمتی خوشہ
Semi-vowel	نیم مصوتہ	Vowel	مصوتہ
Singular	واحد	Vowel quality	مصوتی کیفیت
Anaptyxis	وسط مصوتی تداخل	Retroflex	معکوسی (کوز)
Pause	وقفہ	Retroflexion	معکوسیت
Aspiration	ہائیت/نفسیت	Semantic	معنیاتی
Aspirate	ہائیہ	Hypothesis	مفروضہ
Indo-Aryan	ہندآریائی	Identical	مماثل/یکساں
Homorganic	ہم مخرج	Prominent	ممیز/امتیازی
Formal	ہیئتی	Data	مواد
Monosyllable	یک صوت رکن	Syntactic	نحوی
Monosyllabic	یک صوت رکنی	Soft palate	نرم تالو

(خوشنویس : سلطان احمد، نئی مسجد، جمال پور، علی گڑھ)

شعبۂ لسانیات کی چند اہم مطبوعات

• عاشور نامہ •

(روشن علی)

شمالی ہند کا قدیم ترین شہادت نامہ

مُرتّبہ

پروفیسر مسعود حسین خاں اور سید سفارش حسین رضوی

■ رقعاتِ رشید صدیقی ■

پروفیسر رشید احمد صدیقی کے خطوط پروفیسر مسعود حسین خاں کے نام

مُرتّبہ

پروفیسر مسعود حسین خاں

• اُردو کا المیہ •

(پروفیسر مسعود حسین خاں)

یہ کتاب ہندوستان میں اردو کی لسانی صورتِ حال کا نہ صرف صحیح جائزہ پیش کرتی ہے، بلکہ اردو کے موقف کی بھرپور وضاحت وحمایت بھی کرتی ہے

مُرتّبہ

ڈاکٹر مرزا خلیل احمد بیگ

تقسیم کار

شعبۂ مطبوعات

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ